Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 40

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

10 رشوال 1430 ہجری، یکم اخاء 1388 ہش 1 را کتوبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

رمضان کے مہینے کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ جو نیکی انسان رمضان کے مہینے میں حاصل کرتا ہے اسے اپنی بقیہ زندگی میں بھی جاری رکھنے کا عہد کرے

جو لوگ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوشاں رہتے ہیں تو حقیقی عید ان ہی کی عید ہے کیونکہ حقیقی عید حقوق کی ادائیگی سے ہی حاصل ہوتی ہے

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۱ر ستمبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد فضل لندن۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔ (سورۃ البقرہ:۲۰۸)

ترجمہ: اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کیلئے بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں کے حق میں بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ایک اور عید الفطر منانے کی توفیق پا رہے ہیں۔ عید الفطر ہم جس خوشی میں مناتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک مہینہ ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اس کے حکم سے اپنے آپ کو ان کاموں سے بھی روکے رکھا جن پر عام دنوں میں پابندی نہیں۔ پھر اپنی روحانی بہتری اور ترقی کیلئے، اخلاقی بہتری اور ترقی کیلئے قرآن کریم کو سمجھنے اور اس کی برکات سے فیض پانے کیلئے گزشتہ ۲۹ دنوں میں ہر ایک نے اپنی اپنی بساط کے مطابق کوشش کی۔ باجماعت نمازوں کی ادائیگی اور نمازوں کو نکھار کر پڑھنے کی کوشش کی اور روحانیت کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن جس سے ان دنوں میں سستیاں ہوگئیں، وہ اب خاص طور پر اس طرف توجہ دیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں اور جنہوں نے اس رمضان میں برائیوں سے بچنے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے، انہیں چاہئے کہ وہ آئندہ بھی ان نیکیوں کو جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ۔

(سورۃ رعد آیت ۲۳)

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی خاطر صبر کیا اور نماز کو قائم کیا اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے چھپا کر بھی اور علانیہ بھی خرچ کیا اور جو نیکیوں کے ذریعہ برائیوں کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے گھر کا (بہترین) انجام ہے۔

فرمایا: یہ سب کچھ ایک احمدی مسلمان اس لئے کرتا ہے تا اطاعت کا اعلیٰ ترین معیار قائم ہو۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ عید الفطر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا جب تک ہم رمضان کے مہینے کی رُوح کو نہیں سمجھیں گے، رمضان کے مبارک دنوں کا فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ رمضان کے مہینے کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ جو نیکی انسان رمضان کے مہینے میں حاصل کرتا ہے اسے اپنی بقیہ زندگی میں بھی جاری رکھنے کا عہد کرے۔ تب ہی ہم کہہ سکیں گے کہ ہم نے پاک تبدیلیوں کا عہد پورا کیا ہے۔

فرمایا: اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم عید مناؤ۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو آج اس عید کو منانے کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں اور اللہ کی اطاعت کے جذبے سے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے۔ جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ پس جب اللہ نے ہم کو اطاعت کے نتیجے میں ہمیشہ رہنے والی جنت کی بشارت دی ہے تو ہمیں بھی اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ اور اس دنیا میں یہ جنت عبادتوں کے معیار قائم کرنے سے اطمینان قلب کی صورت میں حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب کہ سنو! اللہ کے ذکر سے ہی اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ پس عبادتوں کے معیار جو ہم نے رمضان میں حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اللہ ہمیں ان کو قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے رمضان کے ایام ہمیں عطا فرمائے اور گنتی کے ان چند دنوں میں ہم اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اسی کی وجہ سے ہمیں حقیقی عید نصیب ہوتی ہے۔ اور اس کے فضل کے بغیر یہ عید نصیب نہیں ہوسکتی۔ حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی عیدوں کو تکبیرات سے خوبصورت بناؤ۔ پس آج کے دن نہ صرف یہ تکبیرات پڑھیں بلکہ خوب غور کرکے اور سمجھ کر پڑھیں۔ جس دن انسان کو پاک تبدیلی حاصل ہوجائے وہی دن اس کی حقیقی عید کا دن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

وہ دن کون سا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر ہے وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے پیار کرتا ہے یعنی محبت الٰہی کے حصول کیلئے توبہ وطہارت شرط ہے۔ پس اگر ہم نے رمضان سچی توجہ کے ساتھ گزارا

(باقی خطبہ عید الفطر صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

118واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی ازراہِ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26، 27 اور 28 ردسمبر 2009ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی وبابرکت ہونے کے لئے مسلسل دُعائیں جاری رکھیں۔

مجلس مشاورت: نیز 21ویں مجلس مشاورت بھارت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز منگل منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رمضان المبارک کے آخری روز سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا درس القرآن ,ودُعا

قرآن شریف ذوالوجوہ ہے اور قرآن شریف کے بعض حصے بعض کی تشریح ہیں

قرآن مجید کی آخری چار سورتوں سورۃ اللھب ،سورۃ الاخلاص ،سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تفسیر پر مشتمل بصیرت افروز درس القرآن

درس القرآن حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۲۹ ؍رمضان بمطابق ۲۰ ستمبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد فضل لندن۔ برطانیہ۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ رمضان بمطابق ۲۰ ستمبر ۲۰۰۹ء کو بمقام مسجد فضل لندن شام ساڑھے چار بجے ہندوستانی وقت کے مطابق قرآن مجید کی آخری چار سورتوں سورۃ لہب ،سورۃ اخلاص ،سورۃ فلق اور سورۃ الناس کا درس ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔ حضور انور نے پہلے ان سورتوں کی تلاوت کی بعدہٗ ترجمہ پیش فرمایا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO
تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ۔O
مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَO
سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍO
وَّامْرَاَتُہٗ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِO
فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍO
(سورۃ اللھب)

یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوئے اور وہ بھی ہلاک ہوگیا۔ اُسکے کچھ کام نہ آیا، اُس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا۔ وہ ضرور ایک بھڑکی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔ اور اُس کی عورت بھی ،اس حال میں کہ وہ بہت ایندھن اٹھائے ہوئے ہوگی۔ اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا مضبوطی سے بٹا ہوا رسہ ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌO
اَللّٰہُ الصَّمَدُO
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْO
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌO
(سورۃ الاخلاص)

یعنی تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اُس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَO
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَO
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِO
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَO
(سورۃ الفلق)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ میں (چیزوں کو) پھاڑ کر (نئی چیز) پیدا کرنے والے ربّ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اُس کے شر سے جو اس نے پیدا کیا۔ اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ چھا چکا ہو۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِO
مَلِکِ النَّاسِ O اِلٰہِ النَّاسِO
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِO
الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِO
مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِO (سورۃ الناس)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ میں انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ انسانوں کے بادشاہ کی۔ انسانوں کے معبود کی۔ بکثرت وسوسے پیدا کرنے والے کے شر سے۔ جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ وہ جو انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ (خواہ) وہ جنوں میں سے ہو (یعنی بڑے لوگوں میں سے) یا عوام الناس میں سے۔

پھر فرمایا: جہاں تک سورہ لہب کا تعلق ہے اس سورۃ کی ایک تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو لہب کے حوالہ سے کی جاتی ہے جس نے مخالفت کی آگ جلائی تھی۔ دوسرے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسلام کے خلاف جنگ کی آگ بھڑکانے والوں کو بھی ابولہب سے تشبیہ دی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ غیر المغضوب علیھم سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسیح موعود کو دکھ دیں گے۔ اور اس دُعا کے مقابل پر قرآن شریف کے آخر میں سورۃ تبت یدا ابی لھب ہے۔

حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا: یہ جو مکفر ، مکذب کہلانے والے ہیں، آج کل پاکستان میں جماعت کے خلاف مخالفت میں بہت سرگرم ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو پاکستان کا شہری ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ احمدیوں پر تکفیر کا فتویٰ لگائے تب وہ ایک مسلمان شہری کہلا سکتا ہے۔ انہوں نے خدا کے مسیح موعود کی اہانت کی انتہا کردی ہے۔ تمام دنیا میں ذلیل ہورہے ہیں۔ نفرتوں کو پھیلا رہے ہیں۔ خدا کا عذاب ان پر نازل ہورہا ہے۔ لیکن پھر بھی سمجھتے نہیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آیت تبت یدا ابی لھب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موذی دشمنوں پر دلالت کرتی ہے۔ ایسا ہی بطور اشارۃ النص اسلام کے مسیح موعود کے ایذا دہندہ پر اس کی دلالت ہے۔ اور اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے اور پھر یہی آیت مسیح موعود کے حق میں بھی ہے جیسا کہ تمام مفسر اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ پس یہ بات کوئی معمولی امر نہیں ہے کہ ایک آیت کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور پھر مسیح موعود بھی اس آیت کا مصداق ہو۔

بلکہ قرآن شریف جو ذوالوجوہ ہے اس کا محاورہ اسی طرز پر واقع ہوگیا ہے کہ ایک آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد اور مصداق ہوتے ہیں اور اسی آیت کا مصداق مسیح موعود بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی سے ظاہر ہے اور رسول سے مراد اس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں اور مسیح بھی مراد ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ آیت تبت یدا ابی لھب جو قرآن شریف کے آخر میں ہے آیت مغضوب علیھم کی شرح ہے جو قرآن شریف کے اوّل میں ہے کیونکہ قرآن شریف کے بعض حصے بعض کی تشریح ہیں۔ پھر اس کے بعد جو سورہ فاتحہ میں ولا الضالین ہے اس کے مقابل پر اور اس کی تشریح میں سورہ تبت کے بعد سورہ اخلاص ہے۔ میں بیان کرچکا ہوں کہ سورہ فاتحہ میں تین دعائیں سکھلائی گئی ہیں (۱) ایک یہ دُعا کہ خدا تعالیٰ اس جماعت میں داخل رکھے جو صحابہ کی جماعت ہے اور پھر اس کے بعد اس جماعت میں داخل رکھے جو مسیح موعود کی جماعت ہے جن کی نسبت قرآن شریف فرماتا ہے وَآخرین منھم لمّا یلحقوا بھم ۔غرض اسلام میں یہی دو جماعتیں منعم علیہم کی جماعتیں ہیں اور انہی کی طرف اشارہ ہے آیت صراط الذین انعمت علیھم میں کیونکہ تمام قرآن پڑھ کر دیکھو جماعتیں دو ہی ہیں۔ ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت دوسری وآخرین منھم کی جماعت جو صحابہ کے رنگ میں ہے اور وہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ پس جب تم نماز میں یا خارج نماز کے یہ دعا پڑھو کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ تو دِل میں یہی ملحوظ رکھو کہ میں صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت کی راہ طلب کرتا ہوں۔ یہ تو سورۃ فاتحہ کی پہلی دُعا ہے (۲) دوسری دُعا غیر المغضوب علیھم ہے جس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسیح موعود کو دُکھ دیں گے اور اس دُعا کے مقابل پر قرآن شریف کے اخیر میں سورۃ تبت یدا ابی لھب ہے۔ (۳) تیسری دُعا ولا الضالین ہے اور اس کے مقابل پر قرآن شریف کے اخیر میں سورہ اخلاص ہے یعنی قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد اور اس کے بعد دو اور سورتیں جو ہیں یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس یہ دونوں سورتیں تبت اور سورہ اخلاص کیلئے بطور شرح کے ہیں۔ اور ان دونوں سورتوں میں اس تاریک زمانہ سے خدا کی پناہ مانگی گئی ہے جبکہ لوگ خدا کے مسیح کو دُکھ دیں گے اور جبکہ عیسائیت کی ضلالت تمام دُنیا میں پھیلے گی۔ پس سورۃ فاتحہ میں اُن تینوں دُعاؤں کی تعلیم بطور براعت الاستہلال ہے یعنی وہ اہم مقصد جو قرآن میں مفصل بیان کیا گیا ہے سورہ فاتحہ میں بطور اجمال اس کا افتتاح کیا ہے۔ اور پھر سورۃ تبت اور سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورۃ الناس میں ختم قرآن کے وقت میں انہی دونوں بلاؤں سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے۔ پس افتتاح کتاب اللہ بھی انہی دونوں دُعاؤں سے ہوا۔ اور پھر اختتام کتاب اللہ بھی انہی دونوں دُعاؤں پر کیا گیا۔

حضرت امیر المؤمنین نے MTA العربیہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی عرب ملکوں میں تبلیغی مساعی کا ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ اللہ کے فضل سے ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ عربوں میں تبلیغ کا کام بہت احسن رنگ میں سرانجام دیا جارہا ہے۔

سورۃ اخلاص کی تفسیر میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ سورۃ اخلاص کی اس اقل عبارت کو جو ایک سطر بھی نہیں دیکھنا چاہئے کہ کس لطافت اور عمدگی سے ہر ایک قسم کی

(باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں)

ترجمہ القرآن (مراسلاتی کورس) کا پہلا امتحان
22 نومبر 2009ء بروز اتوار ہوگا

تمام ممبران وممبرات مراسلاتی کورس کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ترجمۃ القرآن مراسلاتی کورس کے پہلے سمیسٹر کا امتحان انشاء اللہ ۲۲ رنومبر ۲۰۰۹ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ اب تک ۶ کورس تمام جماعتوں میں بھیجے جاچکے ہیں۔ اگر کسی کو نہ ملے ہوں تو مطلع فرمائیں تاکہ دوبارہ بھجوائے جاسکیں۔

مبلغین ومعلمین کرام وسیکرٹریان تعلیم القرآن وصدر صاحبان وصدر صاحبات لجنہ اماء اللہ تمام ممبران و ممبرات کو امتحان کیلئے تیار کرتے رہیں۔ صدر صاحبان وزونل امراء کرام سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔ جو ممبران اس امتحان میں شرکت کریں گے آئندہ انہیں بھی دوسرے سمسٹر کے کورسز ارسال کئے جاسکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید پڑھنے، سمجھنے اور استفادہ کرنے اور دوسروں تک اس کی سنہری تعلیم کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عقل دے کہ حضرت عیسیٰؑ کے زندہ آسمان پر ہونے اور کسی وقت نازل ہونے کا جو اُن کا باطل اور جھوٹا نظریہ ہے اس سے توبہ کر کے مسیح محمدی جو عین اپنے وقت پہ مبعوث ہوا اس کی پیروی کریں اور آنحضرت ﷺ کی بات کو پورا کرتے ہوئے اس تک آپ کا سلام پہنچائیں اور اس کی وجہ سے پھر وہ اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بنیں گے۔

احمدی بھی یاد رکھیں کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہی ہیں جو حق و باطل کے معرکے میں دلائل و براہین سے دشمن کا منہ بند کرنے والی ہیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ جلد ہی براہین احمدیہ کا بھی ترجمہ ہو کے آ جائے گا۔

جو انگریزی میں پڑھنے والے ہیں وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو خریدیں اور پڑھیں اور ان سے دلیلیں لیں اور اپنے مخالفین کو دلائل سے قائل کریں

ذیلی تنظیموں اور جماعتوں کا کام ہے کہ نوجوانوں اور بچوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 3/جولائی 2009ء بمطابق 3/وفا 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

رَفَعْ ایک لفظ ہے۔اس کے معنی اٹھانے اور بلند کرنے کے ہیں۔ یہ مادی چیزوں کی بلندی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور ناموری اور شہرت کا ذکر بلند کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور جیسا کہ ہمارا ایمان ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو اَلرَّافِع ہے جو ہر قسم کی بلندیوں کو عطا کرتی ہے۔اس بات کا،اس صفت کا مَیں گزشتہ خطبوں میں ذکر بھی کر چکا ہوں۔اللہ تعالیٰ جہاں رَافِع ہے جو بلندیاں عطا فرماتا ہے وہاں وہ خود بھی اُن بلندیوں پر ہے جن کا احاطہ انسانی عقل نہیں کر سکتی۔ وہ باوجود قریب ہونے کے دُور ہے اور باوجود ہر جگہ موجود ہونے کے بہت بلند ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے رَفِيْعُ الدَّرَجَات کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کا قدر و مرتبت اور ہر لحاظ سے بہت بلند شان ہونا۔اللہ تعالیٰ کے درجات کی بلندی سب صفات کا وہ اعلیٰ ترین مقام ہے جن کا نہ صرف یہ کہ انسانی سوچ احاطہ نہیں کر سکتی بلکہ اس سے اَور بلند مقام کوئی ہو ہی نہیں سکتا اور اس وجہ سے وہ ربّ العرش بھی ہے۔ایک انتہائی بلند مقام پر بیٹھا ہوا ہے لیکن صرف عرش پر بیٹھ کر معاملات حل نہیں کر رہا۔ بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہر جگہ موجود بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”عرش الٰہی ایک وراء الوراء مخلوق ہے۔(یعنی بہت دُور اور بلندی پہ چیز ہے جہاں تک نظر نہیں پہنچ سکتی)۔ جو زمین سے اور آسمان سے بلکہ تمام جہات سے برابر ہے۔ یہ نہیں کہ نعوذ باللہ عرش الٰہی آسمان سے قریب اور زمین سے دور ہے“۔ فرمایا: ”لعنتی ہے وہ شخص جو ایسا اعتقاد رکھتا ہے“ (کہ ایسا عرش ہے جو آسمان سے بھی قریب ہے اور زمین سے بھی قریب ہے)۔فرمایا کہ ”عرش مقام تنزیہ ہے“۔(یعنی ہر ایک سے پاک چیز ہے) اور اسی لئے خدا ہر جگہ حاضر ناظر ہے۔جیسا کہ فرماتا ہے هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ (الحدید:5) (کہ تم جہاں بھی جاؤ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے) اور (پھر فرماتا ہے) مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ (المجادلہ:8) (کوئی تین آدمی علیحدہ مشورہ کرنے والے نہیں ہوتے جبکہ ان میں وہ چوتھا ہوتا ہے)۔اور (پھر) فرماتا ہے کہ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (سورۃ ق:17) (اور ہم اس سے یعنی انسان سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں)۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 491)

پس جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے ظاہر ہے جس کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس اقتباس میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ باوجود دُور ہونے کے ہر وقت انسان کے ساتھ ہے۔ باوجود عرش پر بیٹھنے کے انتہائی قریب ہے۔کوئی جگہ نہیں جہاں خدا موجود نہ ہو۔ بلکہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو انسان کے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔اور جو اس کے مقرب ہیں ان میں اس کی صفات زیادہ روشن نظر آتی ہیں اور ان میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔ وہ ان کو اپنی قربت کا احساس دلاتا رہتا ہے۔اپنی قربت کا پتہ دیتا رہتا ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں دشمنوں سے بھی بچاتا ہے اور ان کے درجات بھی بلند فرماتا ہے۔لیکن اس کے باوجود جیسا کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش بہت بلند ہے جس تک کسی انسان کی پہنچ نہیں۔

اس مضمون کو ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

”اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ (الرعد:3)۔تمہارا خدا وہ خدا ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بلند کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔اس آیت کے ظاہری معنی کے رو سے اس جگہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا پہلے خدا کا عرش پر قرار نہ تھا؟ اس کا یہی جواب ہے کہ عرش کوئی جسمانی چیز نہیں ہے بلکہ وراء لوراء ہونے کی ایک حالت ہے جو اُس کی صفت ہے۔ پس جبکہ خدا نے زمین و آسمان اور ہر ایک چیز کو پیدا کیا اور ظلّی طور پر اپنے نور سے سورج چاند اور ستاروں کو نور بخشا اور انسان کو بھی استعارہ کے طور پر اپنی شکل پر پیدا کیا اور اپنے اخلاق کریمہ اس میں پھونک دیئے۔تو اس طور سے خدا نے اپنے لئے ایک تشبیہ قائم کی۔مگر چونکہ وہ ہر ایک تشبیہ سے پاک ہے اس لئے عرش پر قرار پکڑنے سے اپنے تنزہ کا ذکر کر دیا“۔(یعنی کہ بہت بلندی اور ہر عیب سے پاک ہونے کا ذکر کر دیا۔فرمایا) ”خلاصہ یہ کہ وہ سب کچھ پیدا کر کے پھر مخلوق کا عین نہیں ہے بلکہ سب سے الگ اور وراء الوراء مقام پر ہے“۔

(چشمۂ معرفت۔روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 277)

وہ مخلوق کی طرح نہیں ہے۔ باوجود اس کے کہ اس نے صفات بھی دی ہیں، انسان کو پیدا بھی کیا۔اپنی صفات سے بہت رنگین کیا بلکہ حکم دیا کہ اللہ کی صفات کا رنگ اختیار کرو۔لیکن اس کے باوجود وہ بہت بلند مقام پر ہے۔بلند شان والا ہے۔

پس یہ ہے ہمارا خدا جو تمام صفات کا حامل ہے۔رفیع الدرجات ہے۔عرش کا مالک ہے اور اس کے اس

مقام کے باوجود شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔فرماتا ہے مَیں شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں اور باوجود شہ رگ سے زیادہ قریب ہونے کے انسان کی نظر اس تک نہیں پہنچ سکتی۔ بلکہ وہ خود اپنے مقربین کو اپنا جلوہ دکھاتا ہے۔جیسا وہ فرماتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَيُدْرِكُ الْاَبْصَارَ(انعام:104)یعنی نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں اور وہ انسان کی نظر تک پہنچتا ہے۔انسان نہ ہی اپنے علم کے زور سے اور نہ ہی اپنے رتبے اور مقام کی وجہ اس کو دیکھ سکتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ خود اپنا اظہار فرماتا ہے۔پس خدا وہ ہے جو پردہ غیب میں ہے اور کبھی بھی کسی رنگ میں بھی اس کے مادی وجود کا تصور قائم نہیں ہوسکتا۔جبکہ عیسائیوں نے اپنے غلط عقیدے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے خدائی کا مقام دے دیا۔خدا تعالیٰ کا مقام تو بہت بلند اور ہر عیب سے پاک ہے۔اس کو کسی کی حاجت نہیں جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں آتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ وہ اور ان کی والدہ کھانا کھایا کرتے تھے۔جہاں اس بات سے ان دونوں کے فوت ہونے کا پتہ چلتا ہے، وفات کا پتہ چلتا ہے وہاں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جس کو اپنی زندگی قائم رکھنے کے لئے کھانے کی حاجت ہو، وہ خدا کس طرح ہوسکتا ہے۔دوسروں کی حاجات کس طرح پوری کرسکتا ہے اور اس طرح بے شمار باتیں ہیں اور دلیلیں ہیں جو ان کو ایک انسان ثابت کرتی ہیں۔احمدیوں کے علاوہ یعنی احمدیوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد لاعلمی کی وجہ سے یا اپنے علماء کے پیچھے چل کر جن کو قرآن کریم کا صحیح فہم وادراک نہیں قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ کے بارے میں جو الفاظ آئے ہیں رَافِعُكَ اِلَيَّ (آل عمران:56)یا رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ(النساء:159)یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف ان کا رفع کرلیا۔اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے یا خدا تعالیٰ نے انہیں اسی جسم کے ساتھ اُٹھالیا اور وہ کسی وقت پھر دنیا کی اصلاح کے لئے اتریں گے۔ پہلے چودھویں صدی میں آنا تھا۔اب وہ گزر گئی تو قیامت کے قریب آنے کا کہا جاتا ہے یا اور بہت ساری کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔بہر حال مسلمان نہیں جانتے کہ غیر ارادی طور پر اس غلط استنباط سے وہ عیسائیوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔کیونکہ اس بات کو لے کر جو عیسائی ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فوقیت ثابت کرتے ہیں۔گو کہ اب بعض علماء اور بعض مسلمان ملکوں میں جو پڑھا لکھا طبقہ ہے اس غلط مطلب کی اصلاح کرتے ہوئے یہ مانتے ہیں کہ ان آیات میں جو نئے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔

گزشتہ دنوں ایران کے صدر صاحب نے بھی ایک بیان دیا تھا۔جس میں انہوں نے عیسائیوں کو مخاطب کرکے جو بیان دیا تھا اس سے یہی لگتا تھا کہ ان کے ذہن میں یہی ہے یا کم ازکم وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پاگئے ہیں۔اس بیان میں انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی برائی نہیں بیان کی تھی بلکہ ان کی تعلیم کے حوالے سے عیسائیوں کو نصیحت کی تھی۔قطع نظر اس کے کہ یہ صدر صاحب خود کس حد تک راہ ہدایت پر قائم ہیں، مَیں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے ذہن میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فوت ہونے کا تصور ہے جو ان کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

اسی طرح ٹرکی میں ہمارے مبلغ جلال شمس صاحب ہیں، جو یہیں رہتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ٹرکی میں قرآن کریم کے جو نئے تراجم شائع ہورہے ہیں ان میں سے قرآن کریم کے کئی تراجم میں انہوں نے ان آیات کا ترجمہ اب حضرت عیسیٰ کی وفات بیان کیا ہے۔لیکن ابھی بھی اُمّت مسلمہ میں رَفَعُكَ اِلَى کو جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر جانے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں مغربی ممالک سے مجھے کسی نے لکھا تھا کہ ایک زیر تبلیغ دوست ہیں وہ کہتے ہیں باقی تو سب کچھ ٹھیک ہے لیکن رَفع کے مسئلے پر ابھی تسلی نہیں ہوئی۔تم لوگ جو یہ دلیلیں دیتے ہو مجھے سمجھ نہیں آتیں۔ برصغیر اور اکثر مسلمان ممالک جو ہیں ان کا ایک بہت بڑا طبقہ جس کو مذہب سے دلچسپی ہے بشمول بعض عرب ممالک کے وہ مسلمان جو عربی بھی جانتے ہیں، عربی کے الفاظ کا فہم بھی زیادہ ہے ان میں سے بہت سی اکثریت یہی کہتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا پاکستان سے ہمارے ایک غیر از جماعت دوست یہاں آئے تھے۔(مختلف غیر از جماعت دوست جن کے کچھ تعلقات ہیں، یا کسی ذریعہ سے رابطہ ہوتا ہے اکثر ملنے آتے رہتے ہیں۔تو انہوں نے یہ کہا کہ قرآن کریم سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت نہیں ہوتی۔ جب مَیں نے ان کو آیات کا حوالہ دیا تو پھر بہر حال وقت بھی تھوڑا تھا وہ یہ کہہ کر اٹھ کر چلے گئے کہ انشاء اللہ پھر آؤں گا تو بات کریں گے۔لیکن کئی ماہ گزر چکے ہیں وہ ابھی تک تو نہیں آئے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے لوگوں میں، مسلمانوں میں علماء نے یا غلط مفسرین نے اتنا زیادہ گھوٹ کر یہ پلا دیا ہے اور دلوں میں ڈال دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے بعد زیادہ شدت سے ذہنوں میں ڈالا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ ہیں اور انہی کی بعثت ثانی ان کے اپنے وجود میں ہونی ہے۔لیکن جو سعید فطرت ہیں وہ کسی مذہب کے بھی ہوں اللہ تعالیٰ ان کی راہنمائی فرماتا ہے۔

چند دن ہوئے ایک انگریز عیسائی دوست جو پی۔ایچ۔ڈی کر رہے ہیں یا کرلی ہے، سائنس کے مضمون کے سٹوڈنٹ ہیں، وہ ملنے آئے تھے۔احمدیت سے بہت قریب ہیں۔ان کو احمدیت میں دلچسپی ہے۔انہوں نے یہ بتایا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے اور کفارہ والے جو نظریات ہیں ان کو نہیں مانتے اور اسی وجہ سے وہ اسلام کے قریب ہوئے ہیں۔تو وہ عیسائی جو نیک فطرت ہیں اپنے نظریہ کو غلط کرتے ہوئے اسلام کے قریب ہو رہے ہیں اور جن لوگوں کو اسلام کا دفاع کرنا چاہئے وہ مخالفین کے دلائل کو مضبوط کر رہے ہیں۔اسی طرح بے شمار عیسائی جو اسلام میں احمدیت کے ذریعہ داخل ہوتے ہیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک انسان اور ایک نبی مانتے ہیں جو اپنے وقت میں آیا اور اپنی زندگی گزار کر دنیا سے رخصت ہوا۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا مسلمان اپنے اس عقیدہ کی بنیاد قرآن کریم کی آیات پر رکھتے ہیں۔ یہ دو آیات مَیں پیش کرتا ہوں۔لیکن اس کے بعد پھر ان کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے اس میں سے کچھ تھوڑا سا حصہ بیان کروں گا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ(آل عمران:56)اس کا ترجمہ ہے کہ جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ یقیناً مَیں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تیرا رفع کرنے والا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے نتھار کر الگ کرنے والا ہوں جو کافر ہوئے اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالا دست کرنے والا ہوں۔(فوقیت دینے والا ہوں)۔ پھر میری طرف تمہارا لوٹ کر آنا ہے۔اس کے بعد مَیں تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کروں گا جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ یہ آل عمران کی آیت ہے۔

پھر دوسری جگہ فرمایا وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۔ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا(النسآء:158-159)اور ان کے قول کے سبب سے کہ یقیناً مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو اللہ کا رسول تھا قتل کر دیا ہے اور یقیناً اسے قتل نہیں کرسکے اور نہ اسے صلیب دے کر مار سکے بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اس بارہ میں اختلاف کیا ہے اس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ان کے پاس اس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی کرنے کے اور وہ یقینی طور پر اسے قتل نہ کرسکے بلکہ اللہ نے اپنی طرف اس کا رفع کرلیا اور یقیناً اللہ کامل غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

”اس آیت میں خدا تعالیٰ نے ترتیب وار اپنے تئیں فاعل ٹھہرا کر چار فعل اپنے یکے بعد دیگرے بیان کئے ہیں“۔(یعنی خدا تعالیٰ نے یہ کام کرنے والا ٹھہرایا ہے اور وہ کام کیا کئے ہیں۔وہ کون سے فعل تھے؟)

” فرماتا ہے کہ اے عیسیٰ !مَیں تجھے وفات دینے والا ہوں“۔(پہلی بات یہ کہ مَیں وفات دینے والا ہوں۔دوسری بات)”اپنی طرف اٹھانے والا ہوں“۔(تیسرے)”اور کفار کے الزاموں سے پاک کرنے والا ہوں۔اور“(چوتھی بات)”تیرے متبعین کو قیامت تک تیرے منکروں پر غلبہ دینے والا ہوں“۔(یہ بھی بعد میں کسی وقت وضاحت کروں گا۔بعضوں کے ذہنوں میں اس کا بھی سوال اٹھتا ہے)۔فرماتے ہیں کہ:

”اور ظاہر ہے کہ یہ ہر چہار فقرے ترتیب طبعی سے بیان کئے گئے ہیں“۔(ان کی جو ایک ترتیب ہونی چاہئے تھی اسی طرح بیان ہوئے ہیں)۔”کیونکہ اس میں شک نہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف بلایا جاوے اور اِرْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ کی خبر اس کو پہنچ جائے، پہلے اس کا وفات پانا ضروری ہے۔پھر بموجب آیت کریمہ اِرْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ اور حدیث صحیح کے اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہوتا ہے۔اور وفات کے بعد مومن کی روح کا خدا یتعالیٰ کی طرف رفع لازمی ہے“۔(خدا تعالیٰ کی طرف رفع لازمی ہے)”جس پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ ناطق ہیں“۔ان کی بہت ساری تصدیق کرتی ہیں۔ (ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد3 صفحہ 606)

مَیں پہلے یہ بیان کردوں کہ جو حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کی ایک اور آیت اِرْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ کی مثال فرمائی یہ پوری آیت اس طرح سے ہے کہ ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً(الفجر:29) اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس سے راضی رہتے ہوئے اپنے ربّ کی طرف لوٹ آ۔اس سے راضی رہتے ہوئے اور اس کی رضا پاتے ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دوسری جگہ اس کا مطلب بیان فرماتے ہیں کہ” خدائے تعالیٰ نے مسیح کو موت دے کر پھر اپنی طرف اٹھالیا۔جیسا کہ یہ عام محاورہ ہے کہ نیک بندوں کی نسبت جب وہ مر جاتے ہیں یہی کہا کرتے ہیں کہ فلاں بزرگ کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا ہے۔جیسا کہ آیت اِرْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ اسی کی طرف اشارہ کررہی ہے۔خدا تعالیٰ تو ہر جگہ موجود اور حاضر ناظر ہے اور جسم اور جسمانی نہیں اور کوئی جہت نہیں رکھتا پھر کیونکر کہا جائے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا ضرور اس کا جسم آسمان میں پہنچ گیا ہوگا۔ یہ بات کس قدر صداقت سے بعید ہے؟ راست باز لوگ روح اور روحانیت کی رو سے خدا تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں نہ یہ کہ ان کا گوشت اور پوست اور ان کی ہڈیاں خدا تعالیٰ تک پہنچ جاتی ہیں“۔

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد3 صفحہ 246-247)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو علم کلام ہمیں دیا ہے اسے مختلف ذریعوں سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ قرآن کریم کی آیات کی جو تفسیر فرمائی ہے وہ ایسی ہے کہ جب تک پاک دل ہو کر اس کو سمجھا نہ جائے غیروں کو سمجھ آ ہی نہیں سکتی۔ بہرحال جس نے سمجھنا نہ ہو اور جس کو اللہ تعالیٰ بصیرت نہ عطا فرمائے اس کو وہ بہرحال سمجھ نہیں آئے گی۔ جیسا کہ اس نے لکھا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ اسی اقتباس کو جو پڑھ رہا تھا جاری رکھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر فرماتے ہیں کہ ’’پھر بعد اس کے جو خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو فرمایا جو مَیں تجھے کفار کے الزاموں سے پاک کرنے والا ہوں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہود چاہتے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ کو مصلوب کر کے اُس الزام کے نیچے داخل کریں جو توریت باب استثناء میں لکھا ہے جو مصلوب لعنتی اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے بے نصیب ہے جو عزت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا نہیں جاتا۔ سو خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اس آیت میں بشارت دی کہ تو اپنی موت طبعی سے فوت ہوگا اور پھر عزت کے ساتھ میری طرف اٹھایا جائے گا اور جو تیرے مصلوب کرنے کے لئے‘‘۔ (تجھے صلیب دینے کے لئے) ’’تیرے دشمن کوشش کر رہے ہیں ان کوششوں میں وہ ناکام رہیں گے۔ اور جن الزاموں کے قائم کرنے کے لئے وہ فکر میں ہیں ان تمام الزاموں سے مَیں تجھے پاک اور منزّہ رکھوں گا۔ یعنی مصلوبیت اور اس کے بدنتائج سے‘‘ (صلیب دینے کا یہودیوں کا جو نظریہ تھا اس کے بدنتائج سے) ’’جو لعنتی ہونا اور نبوت سے محروم ہونا اور رفع سے بے نصیب ہونا ہے‘‘ (یعنی اپنے درجات بلند ہونا اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے) ’’اور اس جگہ تَوَفّی کے لفظ میں بھی مصلوبیت سے بچانے کے لئے ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ توفّی کے معنے پر غالب یہی بات ہے کہ موت طبعی سے وفات دی جائے۔ یعنی ایسی موت سے جو محض بیماری کی وجہ سے ہو نہ کسی ضربہ سقطہ سے۔ اسی وجہ سے مفسرین صاحب کشاف وغیرہ اِنّی مُتَوَفِّیْکَ کی یہ تفسیر لکھتے ہیں کہ اِنّی مُمِیْتُکَ حَتْفَ اَنْفِکَ۔ (کسی چوٹ سے یا گرنے سے یا کسی وجہ سے جو وفات ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں وہ وفات اس کے لئے تَوَفِّی کا لفظ نہیں آتا۔ بلکہ جو وفات طبعی موت سے وفات دی ہو وہی موت ہے جہاں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ فرمایا) ’’ہاں یہ اشارہ آیت کے تیسرے فقرہ میں کہ مُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ہے اور بھی زیادہ ہے۔ غرض فقرہ مُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا جیسا کہ تیسرے مرتبہ پر بیان کیا گیا ہے ایسا ہی ترتیب طبعی کے لحاظ سے بھی تیسری مرتبہ پر ہے‘‘۔ (یعنی مَیں تجھے پاک کروں گا۔ بچاؤں گا ان لوگوں سے)۔ ’’کیونکہ جبکہ حضرت عیسیٰؑ کا موت طبعی کے بعد نبیوں اور مقدسوں کے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو گیا۔ تو بلاشبہ وہ کفار کے منصوبوں اور الزاموں سے بچائے گئے اور چوتھا فقرہ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ جیسا کہ ترتیباً چوتھی جگہ قرآن کریم میں واقعہ ہے ایسا ہی طبعاً بھی چوتھی جگہ ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کے متبعین کا غلبہ ان سب امور کے بعد ہوا ہے۔ سو یہ چار فقرے آیت موصوفہ بالا میں ترتیب طبعی سے واقعہ ہیں‘‘۔ (یہ قدرتی ترتیب ہے) ’’اور یہی قرآن کریم کی شان بلاغت سے مناسب حال ہے۔ کیونکہ امور قابل بیان کا ترتیب طبعی سے بیان کرنا کمال بلاغت میں داخل اور عین حکمت ہے‘‘۔ (قرآن کریم کی یہی شان ہے اور یہی اس کی بلاغت ہے اور یہی اس کا حکیم ہونا ہے یہ حکمت کی باتیں کرنا ہے کہ اس میں ترتیب پائی جاتی ہے ہر چیز میں)۔ ’’اسی وجہ سے ترتیب طبعی کا التزام تمام قرآن کریم میں پایا جاتا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں ہی دیکھو کہ کیونکر پہلے ربّ الْعَالَمِیْن کا ذکر کیا پھر رَحْمٰن، پھر رَحِیْم پھر مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن اور کیونکر فیض کے سلسلہ کو ترتیب وار عام فیض سے لے کر اخصّ فیض تک پہنچایا‘‘۔ (ایک عام فیض ہے جو ہر ایک کے لئے ہے اور ایک خاص فیض ہے جو خاص لوگوں کے لئے ہے)۔ فرمایا ’’غرض موافق عام طریق کامل البلاغہ قرآن کریم کی آیت موصوفہ بالا میں ہر چہار فقرے ترتیب طبعی سے بیان کئے گئے ہیں‘‘۔ (قرآن کریم جو ہے جو ایسی کامل کتاب ہے، فصاحت و بلاغت کا منبع ہے وہ اس کا جو عام طریق ہے اس کے مطابق ہی یہ ترتیب بھی بیان ہوئی ہے)۔ فرمایا کہ ’’آیت موصوفہ بالا میں ہر چہار فقرے ترتیب طبعی سے بیان کئے گئے ہیں لیکن حال کے متعصب مُلّا جن کو یہودیوں کی طرز پر یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ‘‘ (یعنی الفاظ کو اپنی جگہ سے ادل بدل دیتے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ’’کی عادت ہے اور جو مسیح ابن مریم کی حیات ثابت کرنے کے لئے بے طرح ہاتھ پیر مار رہے ہیں اور کلام الٰہی کی تحریف و تبدیل پر کمر باندھ لی ہے وہ نہایت تکلّف سے خدا تعالیٰ کی ان کی چار ترتیب وار فقروں میں سے دو فقروں کی ترتیب طبعی سے منکر ہو بیٹھے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ اگرچہ فقرہ مُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور فقرہ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ بترتیب طبعی واقع ہیں۔ لیکن فقرہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ اور فقرہ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ ترتیب طبعی پر واقع نہیں ہیں‘‘۔ (پہلے دو فقرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور پھر فرمایا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ ...... جو آخر میں فرمایا۔ یہ فقرے تو کہتے ہیں ترتیب کے لحاظ سے ٹھیک ہیں۔ لیکن مُتَوَفِّیْکَ اور رَافِعُکَ اِلَیَّ یہ ترتیب صحیح نہیں ہے)۔ ’’بلکہ دراصل فقرہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ مؤخر اور فقرہ رَافِعُکَ اِلَیَّ مقدم ہے‘‘۔ (یعنی ان کے خیال میں مُتَوَفِّیْکَ بعد میں آنا چاہئے تھا اور رَافِعُکَ اِلَیَّ وہ پہلے ہونا چاہئے تھا اور ہے)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’افسوس کہ ان لوگوں نے باوجود اس کے کہ کلام بلاغت نظام حضرت ذات احسن المتکلّمین جلَّ شانہ کو اپنی اصل وضع اور صورت اور ترتیب سے بدلا کر‘‘ (یعنی یہ جو کلام ہے بلا بلیغ کلام جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو سب کلام کرنے والوں سے زیادہ خوبصورت کلام کرتا ہے اور جو بڑی شان والا ہے۔ اس کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ اس کو) ’’اپنی اصل وضع اور صورت اور ترتیب سے بدلا کر مسخ کر دیا‘‘۔ (ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو تو مسخ کر دیا) ’’اور چاروں فقروں میں سے دو فقروں کی ترتیب طبعی کو مسلّم رکھا اور دو فقروں کو دائرہ بلاغت اور فصاحت سے خارج سمجھ کر اپنی طرف سے ان کی اصلاح کی۔ یعنی مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کیا‘‘۔ (دو کے بارہ میں تو کہہ دیا کہ ان کی ترتیب بڑی ٹھیک ٹھاک ہے۔ اور جہاں اپنی دلیل چونکہ نہیں بنتی تھی اس لئے ان کی ترتیب بدل دی۔ جو پہلے تھا اس کو بعد میں کر دیا اور جو بعد میں تھا اس کو پہلے کر دیا)۔ ’’مگر باوجود اس قدر یہودیانہ تحریف کے پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ اگر فرض کیا جائے کہ فقرہ اِنِّی رَافِعُکَ اِلَیَّ فقرہ اِنِّی مُتَوَفِّیْکَ پر مقدم سمجھنا چاہئے تو پھر بھی اس سے محرفین کا مطلب نہیں نکلتا۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اے عیسیٰ مَیں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور وفات دینے والا ہوں اور یہ معنی سراسر غلط ہیں کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی آسمان پر ہی وفات ہو۔ وجہ یہ کہ جب رفع کے بعد وفات دینے کا ذکر ہے اور نزول کا درمیان کہیں ذکر نہیں اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آسمان پر ہی حضرت عیسیٰؑ وفات پائیں گے۔ ہاں اگر ایک تیسرا فقرہ اپنی طرف سے گھڑا جائے اور ان دونوں فقروں کے بیچ میں رکھا جائے اور یوں کہا جائے یَا عِیْسٰی اِنِّی رَافِعُکَ وَمُنَزِّلُکَ وَمُتَوَفِّیْکَ تو پھر معنی درست ہو جائیں گے۔ مگر ان تمام تحریفات کے بعد فقرات مذکورہ بالا خدا تعالیٰ کا کلام نہیں رہیں گے بلکہ بباعث دخل انسان‘‘ (جو انسان نے اس میں دخل دیا ہے اس کی وجہ سے) ’’اور صریح تغیر و تبدیل و تحریف کے اسی محرف کا کلام متصور ہوں گے جس نے بے حیائی اور شوخی کی راہ سے ایسی تحریف کی ہے۔ اور کچھ شبہ نہیں کہ ایسی کارروائی سراسر الحاد اور صریح بے ایمانی میں داخل ہوگی‘‘۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن۔ جلد 3 صفحہ 606 تا 609)

پھر آپ ابن عباسؓ کی تفسیر کو سامنے رکھ کر دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’تفسیر معالم کے صفحہ 162 میں زیر تفسیر آیت یَا عِیْسٰی اِنِّی مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ لکھا ہے کہ علی بن طلحہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ اِنِّی مُمِیْتُکَ یعنی مَیں تجھ کو مارنے والا ہوں اس پر دوسرے اقوال اللہ تعالیٰ کے دلالت کرتے ہیں‘‘۔ (یعنی یہ جو بات ہے اس کی تشریح اللہ تعالیٰ کے جو اپنے قول ہیں، قرآن میں بیان ہوئے وہ ان پر دلیل ہیں) جیسا کہ فرمایا ’’قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ‘‘ (السجدہ 12) (یعنی تو کہہ دے کہ موت کا جو فرشتہ تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہیں وفات دے گا اور پھر فرمایا) ’’اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِکَةُ طَیِّبِیْنَ‘‘ (النحل: 33) (یعنی وہ لوگ جن کو فرشتے اس حالت میں وفات دیتے ہیں کہ وہ پاک ہوتے ہیں۔ اور پھر فرمایا) ’’اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِکَةُ ظَالِمِیْ اَنْفُسِهِمْ‘‘ (النحل: 29) (جن کو فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ وہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں)۔ ’’غرض حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اعتقاد یہی تھا کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’اور ناظرین پر واضح ہوگا کہ حضرت ابن عباس قرآن کریم کے سمجھنے میں اوّل نمبر والوں میں سے ہیں اور اس بارہ میں ان کے حق میں آنحضرت اکی ایک دعا بھی ہے‘‘ (ان کی تفسیر قرآن کے بارہ میں)۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 224-225)

یہ صرف تین آیات نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اعلان کیا ہے کہ قرآن شریف میں اول سے آخر تک جس جس جگہ توفی کا لفظ آیا ہے ان تمام مقامات پر توَفّی کے معنی موت ہی لئے گئے ہیں۔

پھر ایک جگہ آپؑ بڑے زور دار الفاظ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآن شریف سے ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’اگر حضرت عیسیٰؑ حقیقت میں موت کے بعد پھر جسم کے ساتھ اٹھائے گئے تھے تو قرآن شریف میں عبارت یوں چاہئے تھی یَاعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ ثُمَّ مُحْیِیْکَ ثُمَّ رَافِعُکَ مَعَ جَسَدِکَ اِلَی السَّمَآءِ یعنی اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دوں گا، پھر زندہ کروں گا، پھر تجھے تیرے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھا لوں گا۔ لیکن اب تو بجز مجرد رَافِعُکَ کے جو مُتَوَفِّیْکَ کے بعد ہے کوئی دوسرا لفظ رَافِعُکَ کا تمام قرآن شریف میں نظر نہیں آتا جو ثُمَّ مُحْیِیْکَ کے بعد ہو۔ اگر کسی جگہ ہے تو وہ دکھلانا چاہئے‘‘۔ فرمایا ’’مَیں بدعویٰ کہتا ہوں کہ اس ثبوت کے بعد کہ حضرت عیسیٰ فی الحقیقت فوت ہو گئے تھے۔ یقینی طور پر یہی ماننا پڑے گا کہ جہاں جہاں رافِعُکَ یا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ہے اس سے مراد ان کی روح کا اٹھایا جانا ہے جو ہر ایک مومن کے لئے ضروری ہے۔ ضروری کو چھوڑ کر غیر ضروری کا خیال دل میں لانا سراسر جہل ہے‘‘۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 235)

جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قرآن کریم اول سے آخر تک اسی بات سے بھرا پڑا ہے۔ تیئیس (23) آیات درج فرمائی ہیں جہاں توفی کا لفظ استعمال ہوا ہے اور وہاں وفات ہی مراد لی گئی ہے۔

پھر ازالہ اوہام میں ہی ایک جگہ آپ نے 30 آیات سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا گئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو۔ ازالہ اوھام۔ جلد 3 صفحات 423 تا 438)

غرض کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک وسیع لٹریچر چھوڑا ہے جس میں قرآن و حدیث سے

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ثابت کی ہے۔ سو یہ مسلمانوں کے لئے دلیل کے ساتھ بڑے کھلے اور واضح ثبوت ہیں۔ اور عیسائیوں کے لئے ان کی کتاب سے حضرت عیسیٰؑ کا انسان ہونا ثابت کر کے اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ ہونے کی حیثیت سے ان کے رفع روحانی کو ثابت کیا ہے، نہ کہ خدا یا خدا کا بیٹا ہونا جس نے عیسائیت کو شرک میں مبتلا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عقل دے کہ حضرت عیسیٰؑ کے زندہ آسمان پر ہونے اور کسی وقت نازل ہونے کا جو اُن کا باطل اور جھوٹا نظریہ ہے اس سے توبہ کر کے مسیح محمدی جو عین اپنے وقت پہ مبعوث ہوا اس کی پیروی کریں اور آنحضرت ﷺ کی بات کو پورا کرتے ہوئے اس تک آپ کا سلام پہنچائیں اور اس کی وجہ سے پھر وہ اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بنیں گے۔

احمدی بھی یاد رکھیں کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہی ہیں جو حق و باطل کے معرکے میں دلائل و براہین سے دشمن کا منہ بند کرنے والی ہیں۔ یہ چند ایک اقتباسات ہیں جو مَیں نے اس معاملے میں پڑھے ہیں۔ بے شمار اَور ہیں، اگر ان کو پڑھنا شروع کیا جائے تو کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔ علاوہ اور مضامین کے اس میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات اور روحانی رفع کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ خیال ہوتا ہے۔ یہاں جن کی اٹھان اٹھی ہوئی ہے۔ جو اس ماحول میں زیادہ رچ بس گئے ہیں کہ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب بہت مشکل ہیں اس لئے اس کی بجائے اپنے طور پر اپنے لوگوں کے لئے جو یہاں پڑھے لکھے ہیں ان کے لئے لٹریچر بنانا چاہئے۔ بے شک اپنا لٹریچر پیدا کرنا چاہئے لیکن اس کی بنیاد بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب و اقوال پر ہی ہوگی اور آپ کے کلام پر ہی ہوگی۔ لیکن یہ کہنا کہ یہ مشکل ہے اس لئے ان ملکوں کے جو لوگ ہیں یا جو بچے ہیں یا نوجوان ہیں وہ براہ راست یہ لٹریچر یا کتب نہیں پڑھ سکتے۔ یہ کتب صرف پاکستان یا ہندوستان کے لئے لکھی گئی تھیں۔ یہ غلط سوچ ہے۔ نوجوانوں اور بچوں کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دی جانی چاہئے اور یہ بڑوں کا کام ہے کہ دیں۔ اور اسی طرح ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظاموں کا بھی کام ہے کہ اس طرف توجہ دلائیں۔ یہ بات غلط ہے کہ کیونکہ یہ مشکل ہے اس لئے ہم نہ پڑھیں۔ آہستہ آہستہ پھر بالکل دور ہٹتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں جو عظمت و شوکت ہے وہ ان کا خلاصہ بیان کر کے یا اس میں سے اخذ کر کے نہیں پیدا کی جاسکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو کتب ہیں ان کے اقتباسات مختلف عناوین کے تحت انگلش میں بھی Essence of Islam کے نام سے پانچ والیومز (Volumes) میں ٹرانسلیشن ہو گئے ہیں اور مزید بھی ہو رہے ہیں۔ ان کو انگریزی دان طبقے کو پڑھنا چاہئے۔ گو کہ اصل الفاظ میں اور ترجمہ میں بھی بڑا فرق ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی ترجمہ اصل الفاظ کے قریب ترین رہتا ہے اور جن کتب کے مکمل ترجمے ہو چکے ہیں وہ کتب بھی ہر احمدی گھر میں ہونی چاہئیں اور انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ جلد ہی براہین احمدیہ کا بھی ترجمہ ہو کے آ جائے گا۔ تو جو لوگ انگریزی میں پڑھنے والے ہیں وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو خریدیں اور پڑھیں اور ان سے دلیلیں لیں اور اپنے مخالفین کو دلائل سے قائل کریں اور جتنے اُردو پڑھنے والے ہیں ان کو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مکمل سیٹ رکھنا چاہئے۔ اب نئی کتب چھپ رہی ہیں جو کمپیوٹر پہ نئی کمپوز ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ جلسہ تک کچھ جلدیں آ بھی جائیں گی تو احمدیوں کو جن کے گھروں میں کتب نہیں ہیں ان کو بھی خریدنا چاہئے۔ مَیں نے گزشتہ ایک خطبہ میں بیان کیا تھا کہ ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھ کر یا بعض صفات پر آپ کی بیان کردہ جو تفسیریں تھیں ان پر غور کر کے اب مجھے قرآن کریم کی سمجھ آنی شروع ہوئی ہے۔ تو قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

بقیہ: خلاصہ درس القرآن از صفحہ 2

شراکت سے وجودِ حضرتِ باری کا منزّہ ہونا بیان فرمایا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ شرکت از روئے حصر عقلی چار قسم پر ہے۔ کبھی شرکت عدد میں ہوتی ہے اور کبھی مرتبہ میں اور کبھی نسب میں اور کبھی فعل اور تاثیر میں۔ سو اس سُورت میں اُن چاروں قسموں کی شرکت سے خدا کا پاک ہونا بیان فرمایا اور کھول کر بتلا دیا کہ وہ اپنے عدد میں ایک ہے دو یا تین نہیں اور وہ صمد ہے یعنی اپنے مرتبہ وجوب اور محتاج الیہ ہونے میں منفرد اور یگانہ ہے اور بجز اس کے تمام چیزیں ممکن الوجود اور ہالکۃ الذّات ہیں جو اُس کی طرف ہر دم محتاج ہیں اور وہ لَمْ یَلِدْ ہے یعنی اُس کا کوئی بیٹا نہیں تا بوجہ بیٹا ہونے کے اُس کا شریک ٹھہر جائے اور وہ لَمْ یُوْلَد ہے یعنی اس کا کوئی باپ نہیں تا بوجہ باپ ہونے کے اُس کا کوئی شریک بن جائے اور وہ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا ہے یعنی اس کے کاموں میں کوئی اُس سے برابری کرنے والا نہیں تا باعتبار فعل کے اُس کا کوئی شریک قرار پاوے۔ سو اس طور سے ظاہر فرما دیا کہ خدائے تعالیٰ چاروں قسم کی شرکت سے پاک اور منزّہ ہے اور وحدہٗ لاشریک ہے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایسی لاثانی صفات اور توحید کا ایسا واضح بیان کسی اور کتاب میں نہیں ملتا۔ یہ سورۃ اللہ تعالیٰ کا جمال اور اس کا احد، صمد، لم یلد ولم یولد ہونا بتا کر شرک اور نفاق سے انسان کو پاک کر کے اس کا بندہ بناتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو صورۃ الصمد اور ثلث القرآن بیان فرمایا ہے۔ فرمایا: سورۃ فلق میں یعنی ومن شر غاسق اذا وقب میں آنے والی ایک سخت تاریکی سے ڈرایا گیا ہے اور فقرہ قل اعوذ برب الفلق میں آنے والی ایک صبح صادق کی بشارت دی گئی ہے اور اگلی آیتوں میں ومن شر غاسق اذا وقب فرما کر بتایا کہ اس زمانہ سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہو جب کہ شرک اور تثلیث کی تاریکی تمام دنیا میں پھیل جائے گی اور نیز ان لوگوں کے شر سے جو پھونکیں مار کر گرہیں دیں گے یعنی دھوکہ کریں گے اور نیز اس بڑے حاسد کے حسد سے پناہ مانگنے کا ارشاد فرمایا جب کہ وہ سراسر حق پوشی کی راہ سے حسد کرے گا۔ یہ تمام اشارات عیسائی پادریوں کی طرف ہیں کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جب یہ لوگ دنیا میں شر پھیلائیں گے۔

حضرت امیر المؤمنین نے ومن شر غاسق اذا وقب سے مراد مسیح موعود کے زمانہ میں ہونے والے سورج اور چاند گرہن کی طرف بھی اشارہ فرمایا جو سن ۱۸۹۴ء اور ۱۸۹۵ء میں ہو چکا ہے۔

حضور انور نے سورہ الناس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سورۃ الناس میں بھی عیسائیوں کے فتنہ کی طرف اشارہ ہے۔ پس آخری وصیت یہ کی گئی کہ شیطان سے بچتے رہو جس کو اس سورۃ میں خناس کہا گیا ہے۔ یہ جو کہا کہ رب کی پناہ میں آؤ اس سے معلوم ہوا کہ جسمانی امور نہیں ہیں بلکہ روحانی ہیں یعنی خدا کی معرفت اور حقائق میں پکے ہو جاؤ تو بچ جاؤ گے۔ اس سورۃ میں شیطان اور آدم کی آخری جنگ کا خاص طور پر ذکر ہے اور یہ بھی کہ خدا کا مسیح اس کا مقابلہ کرے گا۔

درس القرآن کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود بھیجنے کیلئے دُعا ☆ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے آباء و اجداد کے نقش قدم پر چلنے کیلئے ☆ عالم اسلام کے باہمی اتحاد ہمدردی و اخوت پیدا ہونے کیلئے، ☆ نظام جماعت عالمگیر کیلئے ☆ عہدیدارانِ جماعت کا اپنے حقوق ادا کرنے کیلئے ☆ افراد جماعت کے نظامِ جماعت کا پابند ہونے کیلئے ☆ واقفین زندگی کی حفاظت اور کماحقہ خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے ☆ واقفین نو کو اپنا وقف نبھانے کیلئے ☆ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہنے کیلئے ☆ دنیا میں امن کے قیام کیلئے۔ ☆ شہدائے احمدیت کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے ثابت قدم رہنے کیلئے ☆ اسیران راہِ مولیٰ کی رہائی اور ان کے اہل و عیال کی حفاظت کیلئے ☆ غلبہ اسلام و احمدیت کیلئے ☆ مصائب و مشکلات اور مختلف عوارض میں دوچار احباب کی پریشانیوں کے ازالہ اور احباب جماعت کے کاروبار میں برکت کیلئے ☆ مختلف خاندانی جھگڑوں کے تصفیہ کیلئے ☆ تحریک جدید اور وقفِ جدید میں مالی قربانیاں کرنے والے احباب کے اموال و نفوس میں برکت کیلئے ☆ سیاسی و قومی مظالم سے نجات کیلئے ☆ قابل رشتہ بچیوں کی شادی کیلئے ☆ یتامیٰ و بیوگان کی حفاظت اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے ☆ بے روزگار اور طلباء کی کامیابی کیلئے ☆ درویشان قادیان اور اہل ربوہ کیلئے ☆ عالم اسلام کے مسائل کے حل کیلئے اور فلسطینی مسلمانوں کے ظلم سے نجات پانے کیلئے ☆ تمام کارکنان جماعت، بالخصوص ایم ٹی اے (M.T.A) کے کارکنان کو صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق پانے اور حفظ و امان میں رہنے کیلئے۔ بعدہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند قرآنی دُعاؤں اور آنحضرت ﷺ کی دُعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند دعاؤں کو پیش کر کے فرمایا کہ ان دُعاؤں کو بھی ہمیں کثرت سے پڑھنا چاہئے۔ اس کے بعد حضور نے دُعا کرائی ☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ — کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

مبلغین و معلمین کرام کی خدمت میں چند گزارشات

(خورشید احمد انور وکیل المال تحریک جدید، قادیان)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ
(البقرہ:215)

قارئین کرام کو علم ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی قائم کردہ روحانی جماعتوں پر ہمہ اقسام ابتلاؤں اور آزمائشوں کا وارد ہونا اللہ تعالیٰ کی وہ قدیمی سنت ہے جو تاریخ مذاہب کے ہر دور میں کارفرما رہی ہے۔ دور نہ جاکر اگر ہم اسلام کے دور اوّل پر ہی نظر ڈالیں تو ہمارے آقا و مولا سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہؓ کو شرک والحاد کے گہواروں میں توحید حقیقی کا پرچم بلند کرنے کیلئے جس نوع کی مسلسل قربانیاں دینی پڑیں اُن کی نظیر انبیاء گزشتہ اور ان کی قائم کردہ جماعتوں کی تاریخ میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تمام تر بے بضاعتی اور نامساعد حالات کے باوجود جس جادۂ رشد وہدایت پر قدم رکھا تھا وہ بلاشبہ انہیں زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی رفعتوں میں لے جانے والی ایک درخشندہ راہ تھی۔ مگر اسے طے کرنا ہرگز آسان نہ تھا۔ یہ وہ راہ تھی جس نے مکہ سے نکل کر کبھی طائف کی خون آلودہ بستی کا منہ دیکھا تو کبھی شعبِ ابی طالب کی فاقہ مست تنہائی میں سالہا سال قرار کیا۔ یہی وہ راہ تھی جو مکہ کے شہر بدر مظلوموں کا لُٹا ہوا کارواں لئے مدینہ کی طرف روانہ ہوئی اور پھر بدر کے میدان سے گزرتے ہوئے اُحد حُنین، اور خندق کی قربان گاہوں تک جا پہنچی۔ اسی راہ میں وہ مسجد نبوی بھی واقع تھی جس کے صحن میں فاقہ کش اصحاب الصفہ نے درویشانہ ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ توحید ورسالت کے پرستاروں کا یہ وہ بے سروسامان قافلہ تھا جس کے قافلہ سالار سرور کائنات وفخر موجودات حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر جب آسمان سے الاانّ نصر اللہ قریب کی ندا آئی تو چشم فلک نے وہ روح پرور نظارہ بھی دیکھا کہ قیصرو کسریٰ کے تاج وتخت اُن ہی خانماں بربادوں کے زیر نگیں کئے گئے، اور ان کے شاہی خزانوں کی چابیاں یثرب کے فاقہ مستوں کے ہاتھوں میں تھمائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کی اعجاز نمائی کا یہی وہ تاریخ ساز لمحہ تھا، جب مسجد نبوی میں کئی کئی روز تک مسلسل فاقہ کشی کرنے والے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے کسریٰ کے جواہرات سے مزین رومال پر تھوکا اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ اپنے آقا پر بے شمار درود وسلام بھیجے۔

پیارے عزیزان! جب مذاہب عالم کی تاریخ اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے کہ کسی بھی مامور من اللہ کے متبعین کو ابتلاؤں اور آزمائشوں سے گزرے بغیر سرفرازی نصیب نہیں ہوئی تو پھر کیونکر ممکن تھا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے مبعوث ہونے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل، سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام اور آپ کی برگزیدہ روحانی جماعت اللہ تعالیٰ کی اس سنت جاریہ سے اچھوتی رہتی۔ آپ نے بھی اپنی جماعت کو عالمگیر غلبہ اسلام کی آسمانی مہم کو سرکرنے کیلئے بے دریغ قربانیوں کی شاہراہ پر گامزن ہونے کی دعوت دی اور فرمایا:۔

’’سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت و جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں، اور ہم اپنے سارے آراموں کو اس کے ظہور کیلئے نہ کھودیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی وہ موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی، اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔‘‘
(فتح اسلام صفحہ 10)

ان گزارشات کا آغاز سورۃ البقرہ کی جس آیت کریمہ (نمبر 215) سے کیا گیا ہے اس میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس سنت جاریہ پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اُن کے متبعین پر ہمیشہ مصائب ومشکلات کے کٹھن دور آتے ہیں جن کے پس پردہ اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت کارفرما ہوتی ہے کہ تا جماعت مومنین کے دل دعاؤں اور انابت الی اللہ کی طرف مائل ہوں، اُن میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا جذبہ پروان چڑھے اور غیر یقینی حالات میں اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید ونصرت کو دیکھ کر ان کے ایمانوں میں اضافہ ہو دوسری منکرین حق وصداقت میں سے جو لوگ صاحب بصیرت ہوں انہیں ہدایت نصیب ہو اور اتمام حجت پوری ہو جانے کے بعد بدبخت اپنے کیفر کردار کو پہنچیں۔

اللہ تعالیٰ کی اسی سنت جاریہ کے مطابق جماعت احمدیہ پر بھی اس کے یوم تاسیس ہی سے ابتلاء وآزمائش کے کئی کٹھن دور آئے، جن میں سے ایک مشکل ترین دور 1934ء میں مجلس احرار کی شدید ترین مخالفت اور جماعت احمدیہ کو نیست ونابود کردینے کے بلند بانگ دعاوی کی صورت میں منظر عام پر آیا۔ تب مجلس احرار کے ہم نوا اور جماعت احمدیہ کے معاند مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار لاہور نے لکھا:۔

’’منارۂ قادیانی، اس کے بانی اور اس کی جماعت کا نام ونشان تک مٹ جائے گا، اور یہ سب کچھ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔‘‘
(زمیندار لاہور 2 مئی 1935ء)

عمائدین مجلس احرار نے یہ تعلّی بھی کی کہ:۔

’’ہم نے ایسا انتظام سوچا ہے، اور اسے جلدی جلدی کرنے والے ہیں کہ ہم احمدیوں کو سیاسی طور پر اسقدر تنگ کر دیں گے، کہ وہ پانچ سال کے اندر یا تو احمدیت کو چھوڑ دینگے یا مٹ جائیں گے۔ بڑے بڑے آدمی ہمارے ساتھ ہیں۔‘‘ (الفضل 7 فروری 1935ء)

خود نام نہاد امیر شریعت مجلس احرار، سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے دعویٰ کیا کہ:۔

’’مرزائیت کے مقابلہ کیلئے بہت سے لوگ اُٹھے۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں تباہ ہو۔‘‘ (سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری مصنفہ خان کابلی صفحہ 100)

نیز یہ بڑھ بھی ہانکی کہ:۔ ’’اے مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ ہوا ہے، اس نے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کردینا ہے۔‘‘ (ایضاً صفحہ 39)

ہندوستان بھر کے کروڑوں مسلمانوں کی بھرپور حمایت اور حکومت وقت کے بہت سے عاقبت نااندیش افسران کی مکمل پشت پناہی حاصل ہونے کی وجہ سے احراریوں کے حوصلے اتنے بڑھے کہ انہوں نے 21 تا 23 اکتوبر 1934ء کو قادیان سے متصل موضع رجادہ میں تین روزہ کانفرنس منعقد کرکے اس درجہ اشتعال انگیز تقریریں کیں کہ پنجاب کا سارا ماحول مکدر ہوگیا۔ رفتہ رفتہ حالات اتنے بگڑ گئے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے 30 جنوری 1935ء کو قادیان میں دوماہ کیلئے دفعہ 144 نافذ کردی۔ احرار کی روز افزوں اشتعال انگیزیوں اور حکومت پنجاب کے مسلسل غیر منصفانہ طرز عمل کو دیکھتے ہوئے ہر احمدی اندر ہی اندر پیچ وتاب کھا رہا تھا، مگر حالات کے ہاتھوں مجبور تھا کیونکہ نظام جماعت نے اس کے ہاتھ باندھ رکھے تھے۔ ایسے پرآشوب اور صبر آزما دور میں حضورؓ نے احرار اور ان کے ہم نواؤں کو مخاطب کرکے انتہائی جلالی انداز میں فرمایا:۔

’’تم سب مل جاؤ اور دن رات منصوبے بناؤ اور اپنے منصوبوں کو کمال تک پہنچادو اور اپنی ساری طاقتیں جمع کرکے احمدیت کو مٹانے کیلئے تُل جاؤ۔ پھر بھی یاد رکھو تم سب کے سب ذلیل ورسوا ہوکر مٹی میں مل جاؤ گے۔ تباہ وبرباد ہو جاؤ گے اور خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دیگا۔ کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے۔ جو تعلیم مجھے دی گئی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب وبامراد کرنے والے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔‘‘
(الفضل 30 مئی 1935ء)

چنانچہ ابھی دوماہ بھی نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے معجزانہ تصرفات کے نتیجہ میں حالات نے ایسی کروٹ لی کہ 22 جولائی 1935ء کو قضیۂ مسجد شہید گنج لاہور میں احرار کی مسلمانوں سے غداری بے نقاب ہوگئی، اور وہ اپنے ہم نواؤں میں بھی اس درجہ ذلیل ورسوا ہوئے کہ خود سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو اعتراف کرنا پڑا:۔

’’حقیقتاً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے، ان کی مثال بدقسمت قوم کی سی ہے کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہاران کا نوشتہ ہے۔‘‘
(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ 163)

اسی طرح ایک احراری مورخ نے مجلس احرار کی حالت زار کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھا:۔

’’جانوروں کی طرح بے شعور محنت کرکے جینا اور کیڑوں کی طرح مرنا ہماری بے عمل زندگی کا عنوان ہے۔ باسی کڑھی کے اُبال کی طرح ہم اُٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔‘‘
(تاریخ احرار صفحہ 152)

مجلس احرار کے سابق سیکریٹری سیفی کاشمیری نے تحریر کیا:۔

’’خدائے واحد ولاشریک کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے قطعی اور یقینی طور پر کہتا ہوں کہ مجلس احرار کی مرزائیت یا قادیانیت کے خلاف تمام تر جدوجہد اور قادیان کے خلاف یہ سب پراپیگنڈا محض مسلمانوں سے چندہ وصول کرنے اور کونسل کی ممبری کے لئے ان کے ووٹ حاصل کرنے کیلئے ہے۔‘‘ (اخبار زمیندار لاہور 28 اگست 1936ء)

ایڈیٹر زمیندار مولوی ظفر علی خان صاحب جو کسی وقت احرار کے پکے حمایتی تھے نے بھی انکشاف کیا:۔

’’دنیا پکار پکار کر کہہ رہی ہے، کہ مجلس کے سامنے صرف ایک مقصد تھا کہ مسلمانوں کو صرف کانگریس کے آستانہ کفروشرک پر جھکا دیا جائے لیکن مسلمانوں نے لعنت کے اس بارگراں کو نہ اٹھایا اور نہ اٹھائیں گے۔ ان شاء اللہ۔‘‘
(زمیندار لاہور 31 جنوری 1947ء)

الغرض ایک طرف تو خدائے غیور نے اپنی جناب سے احرار کی ذلت ورسوائی اور شکست ونا کامی کے ایسے سامان کئے کہ وہ عامۃ المسلمین کو منہ دکھانے کے بھی قابل نہیں رہے۔ اور انہوں نے مسلسل دوسال تک مجلس احرار کو اُن کے اپنے مرکز لاہور میں ہی کوئی جلسہ نہیں کرنے دیا۔ دوسری طرف اُس نے اپنے موعود اور برگزیدہ خلیفہ کے ذریعہ جماعت کو ’’تحریک جدید‘‘ کی شکل میں ایک ایسا مستقل، جامع اور ہمہ گیر پروگرام عطا فرمایا، جس نے بہت جلد چہار دانگ عالم

میں احمدیت کی عزت وشہرت کے جھنڈے گاڑ دیئے۔حضور نے 23 نومبر 1934ء کو قربانی وایثار کے ستائیس اہم مطالبات پر مشتمل جو تاریخ ساز اور انقلاب آفریں تحریک مخلصین جماعت کے سامنے رکھی اس کے مہتم بالشان اغراض ومقاصد کا خلاصہ ان مختصر مگر جامع الفاظ میں بیان فرمایا:-

''تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے؛ ہمیں روپے کی ضرورت ہے؛ ہمیں عزم واستقلال کی ضرورت ہے؛ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے، جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں؛ اور ان ہی چیزوں کے مجموعے کا نام 'تحریک جدید' ہے''۔

(الفضل جلد 30 شمارہ 280)

اسی طرح خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کے بابرکت موقعہ پر منعقدہ جلسہ سالانہ قادیان 1939ء کے اختتامی اجلاس میں حضور نے ''نظام نو'' کے موضوع پر ارشاد فرمودہ اپنے معرکہ آراء خطاب میں فرمایا:-

''تحریک جدید کیا ہے؟ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کیلئے ہے کہ وصیت کے ذریعہ تو جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اس کے آنے میں ابھی دیر ہے اس لئے ہم تیرے حضور اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ 'تحریک جدید' کے ذریعہ پیش کرتے ہیں۔ تا کہ اُس وقت تک کہ وصیت کا نظام مضبوط ہو اس ذریعہ سے جو مرکزی جائیداد پیدا ہو اُس سے تبلیغ کو وسیع کیا جائے اور تبلیغ سے وصیت کو وسیع کیا جائے،...........غرض تحریک جدید گو وصیت کے بعد آئی ہے مگر اس کیلئے پیشرو کی حیثیت میں ہے؛.........ہر وہ شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے اور ہر شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے، وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے،........پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ............اس نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے اُس نظام نو کی، جو اُس کی اور اُس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے۔ اور جس جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے،........اس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے،.......دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اُس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے.......میں دعا کرتا ہوں کہ.......دنیا اُس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخر اسے تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردِہ کہا جاتا تھا؛ جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا؛ اُس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا؛ جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دور کر دیا؛ جس نے ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کر دیا؛ جس نے ہر امیر وغریب کو؛ ہر چھوٹے اور بڑے کو، محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرما دی۔''

(انوار العلوم جلد 16 صفحہ 600 تا 602)

پیارے عزیزو! تحریک جدید کی کامیابیاں سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے۔ اس نے نہ صرف جماعت کی عملی زندگی میں انقلاب پیدا کیا، بلکہ اس کیلئے بیرونی فتوحات کے بھی دروازے کھول دیئے۔ نتیجتاً مسیح پاک کی وہ مختصر سی روحانی جماعت جسے ہمارے مخالفین قادیان کی تنگ گلیوں میں ہی گلا گھونٹ دینے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی صدائے بازگشت دنیا کے 195 ممالک میں سنائی دے رہی ہے۔ کفر والحاد کے گہواروں میں موجود جماعت احمدیہ کی 15877 عالیشان مساجد 2011 فعال تبلیغی مراکز، دنیا کی 69 معروف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت، مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے پانچوں چینلز اور تین پاورفل ریڈیو سٹیشنوں کی مسلسل 24 گھنٹوں کی نشریات، ایک درجن سے بھی زائد جدید پرنٹنگ پریس، 41 طبی مراکز، 510 سکول وکالجز، 13 جامعات احمدیہ، جماعتی رفاہی تنظیم ہومینٹی فرسٹ کی 28 ممالک اور یو۔این۔او میں رجسٹریشن اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے مالی نظام کی غیر معمولی وسعت واستحکام وغیرہ تمام حصولیابیاں بلاشبہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ اسی آفاقی تحریک 'تحریک جدید' کے شیریں ثمرات ہیں جس نے احراری مخالفت کے تند و تیز طوفانی تھپیڑوں کی کوکھ سے جنم لیا، ہندوستان کے غریب احمدیوں کی انتہائی غریبانہ قربانیوں سے نشوونما پائی اور اتنی سُرعت سے پروان چڑھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے معاندین احمدیت کے تمام ناپاک منصوبے پیوند خاک ہو گئے۔ مجلس احرار کو اس کی اسی شکست فاش اور جماعت احمدیہ کی محیر العقول کامیابی کا احساس دلاتے ہوئے مولوی ظفر علی صاحب مدیر زمیندار لاہور نے لکھا:-

''احمدیوں کی مخالفت کی آڑ میں احراریوں نے خوب ہاتھ رنگے، احمدیوں کی مخالفت کا احرار نے محض جلب منفعت کیلئے ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ قادیانیت کی آڑ میں غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی ہڑپ کر رہے ہیں۔ کوئی ان احرار سے پوچھے بھلے مانسو! تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے؟ کوئی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے؟ کیا بھولے سے بھی تم نے تبلیغ اسلام کی ہے؟ احراریو! کان کھول کر سن لو، تم اور تمھارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے، قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے......مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ گالیاں اور بدزبانی۔ تُف ہے تمہاری غداری پر۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔'' (ایک خوفناک سازش مصنفہ مولوی اظہر علی اظہر سیکریٹری احرار اسلام صفحہ 195)

قارئین! تحریک جدید نے اپنے گزشتہ 75 سالوں میں جو کامیابیاں حاصل کی ہیں انہیں وہ ہمارے مخالفین کی نظروں میں کتنی بھی عجیب کیوں نہ ہوں مگر انہیں ہرگز اس کی منزل مقصود قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تحریک جدید کے اجراء کا اصل مقصد تو اسلام کا عالمگیر روحانی غلبہ ہے جس کے حصول کیلئے تحریک جدید کو ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

''ہم نے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنی ہے۔ چپہ چپہ پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کرنی ہے۔ یہ کام چند دنوں کا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کا ہے.......اب خدا تعالیٰ وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے جب ہم نے اسلام کی لڑائی اس کے اختتام تک پہنچانا ہے......اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے، یا کفر جیتے گا اور ہم مریں گے۔ یا کفر مرے گا اور ہم جیتیں گے۔ درمیان میں اب بات نہی نہیں رہ سکتی۔''

اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

''بے انتہا کام کی ضرورت ہے، بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے، بے انتہا واقفین کی ضرورت ہے، بے حد مالی قوت کی ضرورت ہے... یورپ کے دورہ میں ان خیالات میں مگن ہوتے ہوئے میں سوچتا رہا.....لیکن ساتھ ہی میں نے بڑے غم کے اور دکھ کے ساتھ یہ محسوس کیا کہ جماعت کے ایک طبقہ میں ابھی پوری طرح قربانی کا وہ احساس نہیں جو ان مشکلات کے وقت ہونا چاہیئے۔''

(الفضل 2 اکتوبر 1992ء)

نیز فرمایا:- ''اس کثرت کے ساتھ جماعت میں دنیا کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور تیزی سے مطالبات آ رہے ہیں، کہ اگر ہمارے موجودہ وسائل اسی طرح رہیں تو ناممکن ہے کہ ہم دنیا کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔ ایک U.S.S.R کا میدان ہی اتنا وسیع ہے اور وہاں کی ضروریات اتنی زیادہ ہیں کہ جماعت اپنے تمام موجودہ وسائل کو بھی، U.S.S.R کیلئے وقف کر دے، تب بھی وہ ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں۔''

(خطاب ٹورانٹو۔ کینیڈا بحوالہ کتاب حوا کی بیٹیاں)

پس بحیثیت مبلغ ومعلم ہر فرد جماعت کے دل میں تحریک جدید کے دن بدن بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کا احساس جاگزیں کرنا آپ عزیزان کی ذمہ داری ہے۔ واضح رہے کہ خلفاء سلسلہ کی طرف سے جاری ہونے والی تمام طوعی تحریکات میں صرف تحریک جدید ہی کہ یہ امتیاز حاصل ہے کہ اسے بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ''جہاد کبیر'' اور اس میں حصہ لینے والوں کو ''بدری صحابہ'' کے ثواب کا مستحق قرار دیا ہے۔ نیز اسے دیگر تمام طوعی چندوں میں لازمی چندہ کی حیثیت دی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

''تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کیلئے اور اس کے جھنڈے کے بلند رکھنے کیلئے اس میں حصہ لیا۔ اور یہی وہ پانچ ہزاری فوج ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ پا رہی ہے''۔ (انیس سالہ کتاب صفحہ 21)

نیز فرمایا:-

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد، احمدیت کے غلبہ کی بنیاد، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز اوّل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے......پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب واحترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔''

(خطبہ جمعہ 13 دسمبر 1935ء)

تحریک جدید کی بدولت جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں پیغام حق پہنچانے کا اعزاز حاصل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے حضورؓ نے 1953ء کے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

''یہ ایک ایسا فخر تم کو حاصل ہے جو اور کوئی آج تک حاصل نہیں کر سکا۔ اور جس سے تمہارا مخالف سے مخالف بھی انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اپنے اس فخر کو نہ صرف قائم رکھو بلکہ اس کام کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر بڑھاتے چلے جاؤ۔''

اس پس منظر میں غور کیجیے کہ ایک وہ وقت تھا جب ہندوستان کے غریب احمدیوں نے بکریاں بیچ بیچ کر کپڑے بیچ بیچ کر، اور مہینوں روپیہ، روپیہ دو دو روپئے اکٹھے کر کے دنیا کے 46 ملکوں میں احمدیت کا پیغام پہنچایا تھا اور ملکی تقسیم تک ان ممالک میں کام کر رہے واقفین زندگی کی تمام ضرورتیں پوری کی تھیں۔ مگر آج جبکہ ہمارے سپرد صرف دو چھوٹے سے ملک یعنی نیپال اور بھوٹان اور ایک صوبہ سکم ہی کیا گیا ہے ہندوستان کی جماعتیں ان کی ضروریات کا دسواں حصہ بھی پورا نہیں کر رہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ارشاد نبویؐ الدال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق:-

(ا)___ تحریک جدید اور اس کے مطالبات کی اہمیت کو واضح کر کے جماعت کے ہر مرد وزن اور بچے کو اس جہاد کبیر میں شریک کیا جائے۔ اور انہیں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس تاکیدی ارشاد سے آگاہ کیا جائے کہ:-

''ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ

(باقی مضمون صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

ملکی رپــــــــورٹیں

بھارت کی جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد

بھارت کی درج ذیل جماعتوں نے یکم جولائی تا ۷رجولائی ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کیا جس میں علماء کرام نے قرآن مجید کے مختلف حسین پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ چونکہ عدم گنجائش کی وجہ سے تفصیلی رپورٹیں درج کرنا ممکن نہیں لہٰذا ہفتہ قرآن کریم منعقد کرنے والی جماعتوں کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب جماعتوں کی اس نیک مساعی کو قبول فرمائے اور ان کے جذبہ اخلاص کو بڑھائے آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

جموں کشمیر:

کوریل (کشمیر) (مکرم بلال احمد ڈار صاحب)

ارنتال۔ دہری ریلوٹ۔ کالابن۔ لورکوٹ۔ چارکوٹ۔ ہموسان۔ سنگلی کوٹ

(مکرم شوکت علی صاحب سرکل انچارج راجوری)

بھدرواہ (کشمیر) (مکرم ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ)

خانپور۔ چک ایرچھ (کشمیر) (مکرم سید امداد علی صاحب)

سری نگر۔ (فیض آباد کالونی) (مکرم شیخ فرید احمد صاحب مبلغ سلسلہ)

چیک ڈسنڈ۔ (مکرم اعجاز احمد صاحب گنائی)

رشی نگر۔ (مکرم محمد مقبول حامد صاحب معلم سلسلہ)

شورت۔ (مکرم عبدالسلام انور صاحب مبلغ سلسلہ)

بنگال:

راجکھند۔ پانچ گرام۔ بھگوانگولہ۔ گاتھلہ۔ دگوری۔ ملکی پلاسی۔ اسلام پور گوڑا۔ لال باغ۔ آرمادی۔ ڈمکول۔ باغ ڈانگا۔ شانتی پور۔ ساگورگھاٹ۔ زوجپور۔ پلکھنڈ۔ گھری بونہ۔ سادل۔ جھلی۔ ابراہیم پور۔

(مکرم شیخ محمد علی صاب سرکل انچارج مرشد آباد)

سلی گوڑی۔ سلکا پاڑا۔ شاہب پاڑہ۔ سلباڑی گھاٹا۔ سرگاؤں۔ بلراسور۔ ساری بکڑی۔ بھولا پاڑہ۔ رس درگاہ۔ دیوی گاؤں۔ چاول ماٹی چالسہ۔ جاگیر (مکرم ابوطاہر منڈل صاحب۔ سرکل انچارج سلی گوڑی)

کلکتہ (مکرم مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ)

پتھاری (عبدالظہیر صاحب مبلغ سلسلہ)

بہار:

۵۔ چھتو چھلوریہ۔ بانو چھاپر۔ ساٹھی۔ ڈھیماہاں۔ بیرپور۔ پورنیہ۔ کٹیامہ

(مکرم محمد شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار)

بھاگلپور۔ برہ پورہ۔ خانپور ملکی۔ مونگیر۔ بانکا۔ کٹیامہ۔ کجرا۔ پورنیہ (بہار)

(مکرم شیخ ہارون رشید صاحب سرکل انچارج بھاگلپور)

روپ وارہ۔ پورول پور۔ پاناپور بازار۔ چندپور۔ سلیم پور۔ رام پور کھجوریا۔ (سرکل انچارج مظفر پور)

کرناٹک:

ساگر (شموگہ) (مکرم لعل محمد صاحب)

سورب (کرناٹک) (مکرم ایم مسعود احمد صاحب)

تیماپور (مکرم سہیل احمد صاحب)

بنگلور۔ (مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ)

یادگیر (مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ)

مسلم پلی۔ ورنگلہ پلی۔ ملارڈی پلی۔ آراڈاپلی۔ نلابیلی۔ ویکاپور۔ تمرپلی دنمارکنرئی

(مکرم نورالدین صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن تیماپور)

دیودرگ۔ ماچنور۔ بنی گوڑ۔ دیونگل۔ کاکل دوڑی۔ چکھیاگری۔ ایونگی۔ بیور۔ بنی مٹی۔ سلور۔ بلونگی۔ گوڑی پال۔ ہوسور۔ گاندال۔ گریری۔ (مکرم فضل حق خان صاحب سرکل انچارج دیودرگ)

شموگہ (شیخ سمیع الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ)

جھارکھنڈ:

موسی بنی مائنز (جھارکھنڈ) (مکرم فیض احمد خان صاحب معلم سلسلہ)

جامتاڑا۔ ستال۔ بینا۔ شہرپورا۔ رانچی۔ (جھارکھنڈ) (مکرم شیخ ادریس صاحب سرکل انچارج جامتاڑا)

یوپی:

راوت پور (کانپور۔ یوپی) (مکرم محمد احمد خان صاحب)

بنارس یوپی۔ ٹکواں۔ ترابناندھی۔ میلوٹہ۔ بھوامرہ۔ بنگہ

(مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب۔ خورشید سرکل انچارج بنارس)

بہار۔ نگلا بنجارہ۔ ہاٹی۔ جندر، دیوان پور۔ بیجاوری۔ ساندھن۔ سجان۔ ننگلہ نکو۔ نہرہ بودھا۔ نگروم۔ ہزہ۔ ولی پور۔ برکی کا نگلہ۔ لکھرائی۔ مدینوی۔ بی گاؤں۔ چندرپور۔ بیروتی۔ سویار۔ نصیر پور۔

(مکرم شمشاد احمد صاحب آگرہ یوپی)

راٹھ (یوپی) (مکرم شرافت احمد صاحب راٹھ)

بریالی۔ دیری۔ گڑار۔ ناگروفو۔ اہراڈیپا۔ محمود پور۔ سمناپور۔ حاجی پور۔ بہوا۔ دھسنگھ پور۔ بلاس پور۔

(مکرم فیروز احمد نعیم سرکل انچارج لکھنؤ)

بیرافو۔ جسپورا پور۔ اونہاں اور بڑا گاؤں رائکے پور۔ کڑاپکی (مکرم منور احمد ناصر۔ کانپور)

کیرلہ:

کینانورسٹی (کیرالہ) (مکرم ٹی مظفر احمد صاحب)

وانیملم۔ ایرڈاپال۔ ترور۔ کرولا۔ منجیری۔ کینانور ٹاؤن (سی پی میڈن کٹی صاحب)

کرولائی۔ (مکرم ایم آئی منور احمد صاحب)

کڈلائی (کیرلہ) (مکرم کے وائی شمس الدین صاحب)

کینانور گاؤں (مکرم عبدالسلام صاحب معلم)

ارناکولم۔ کاکناڈ۔ پلورتھی۔ کوچی۔ موائی پورہ۔ آزاد پور۔ کوڈلور۔ الاپوزہ۔

(مکرم پی پی احمد کبیر زونل امیر ارناکولم)

کروناگپلی۔ (مکرم اے احمد شریف صاحب امیر جماعت کروناگپلی۔ کیرالہ)

موریاکنی کیرالہ۔ (مکرم کے بشیر احمد صاحب)

کوڈالی (کیرالہ) (مکرم سیکرٹری تعلیم القرآن)

ایم پی:

نونیرہ۔ سونیا۔ (گوالیر) (مکرم رئیس الدین خان صاحب سرکل انچارج)

اڑیسہ:

سورو (مکرم ایوب خان صاحب)

سریاپلی۔ ہیرہ منڈلم۔ پتھریالی۔ (مکرم شیخ علاؤالدین صاحب سرکل برھمپور اڑیسہ)

پنکال (اڑیسہ) (مکرم شیخ زکریا صاحب)

کوٹیلہ (مکرم عثمان خان صاحب اڑیسہ)

کرڈاپلی (مکرم محمد رحمۃ اللہ صاحب اڑیسہ)

چوددوار (مکرم عبداللہ صاحب معلم سلسلہ اڑیسہ)

تالبرکوٹ (مکرم عبدالجلیل صاحب معلم سلسلہ اڑیسہ)

سری پار (مکرم میر سجان علی صاحب معلم سلسلہ اڑیسہ)

کٹک (مکرم مقصود علی خان صاحب مبلغ سلسلہ اڑیسہ)

مقتدی پور (مکرم غلام حیدر صاحب معلم سلسلہ اڑیسہ)

چھتیس گڑھ:

رائے پور۔ بلاسپور۔ چھپورا۔ پنڈری پانی۔ سوٹر۔ بسنہ۔ بھوکیل پردا۔ حمدھرا۔ بربلاڈیہ۔ پٹھیاپلی۔

(مکرم حلیم احمد صاحب سرکل انچارج بسنہ چھتیس گڑھ)

پنجاب:

سرہند۔ بیراںپور۔ جھنڈیاں۔ ریل ماجرا۔ جاگو۔ سہولی۔ شمس پور۔ (پٹیالہ)

(مکرم نذیر احمد مشتاق صاحب)

لدھیانہ۔ مانسہ۔ کھارا۔ برنالہ۔ بھامن کلاں۔ مالیر کوٹلہ۔ روشن والا۔ ستی۔ کوٹرالیل۔ ریلوے کالونی لدھیانہ۔ (مکرم نسیم طاہر صاحب مبلغ سلسلہ لدھیانہ)

آندھرا:

جڑچرلہ (مکرم ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ)

کبیرکاؤ۔ (مکرم پی نشاط صاحب)

گولیگرہ (مکرم سلیمان خان صاحب)

بدارم۔ کٹاکشپور۔ بشیرگنڈہ۔ نارائن پور۔ اٹکالاپلی۔ نرسم پیٹھ۔ بیداپور۔

(مکرم محمد اکبر صاحب کٹاکشہ پور ضلع ورنگل)

کاٹراپلی۔ نانچاری۔ جٹیالہ۔ لھوایاگوزم۔ پالکرتی۔ نرملہ۔ کنڈور۔

(مکرم مرزا انعام اکبر صاحب پالاکرتی)

کنڈور۔ (مکرم حافظ محمد حفیظ صاحب)

ایاگوزم (مکرم محمد رحیم پاشا صاحب)

نرملہ۔ (مکرم محمد رمضان صاحب)

چڑیالہ: (مکرم محمد ولی پاشا صاحب)

مہاراشٹر:

ممبئی حلقہ یشوڈی۔نالہ ٹوپاوا۔حلقہ بھیانڈر۔میراورڈ۔اندھری۔جوگیشوری۔بیلاپور۔اورانٹاپ ھل۔
(مکرم شیخ اسحاق صاحب مبلغ سلسلہ ممبئی)

شولاپور شہر۔ پونا۔ بالونڈی۔ گولیلی ۔ یاولی۔ وڑگاؤں۔ سانگوی گاٹی۔ ماتن ھلی۔ گوڈگاؤں۔ ساتن دھوندھنی۔بوروٹی۔چنچولی۔پیلو۔کھرسنڈی۔گھرینکی ۔کڑے پور۔آٹپاڑی۔امرے پاکے۔
(مکرم انصار علی خان صاحب قائمقام سرکل انچارج)

بلارپور۔سرکل میٹا۔امبے جھری۔پاٹن۔کورینا۔جسرچ۔ماتھا۔ (مکرم فضل رحیم خان صاحب)

راجستھان:

چنورا۔منڈپور۔پچگاؤں۔بسیری۔کریم پور۔کونادڑا۔سوک۔سفینی۔دانت لوٹھی۔تاکھا۔
(مکرم ٹی عبدالناصر صاحب دھولپور)

ہریانہ:

ہانسی۔گرائے۔مسعود پور۔سیمن۔بٹھنڈا۔کدڈھان۔بھاٹلہ۔رتیہ۔بوڑھیا کھیڑا۔
(مکرم اختر الدین صاحب مبلغ سلسلہ حصار ہریانہ)

بالند۔چھارہ۔مکھن ماجرہ۔ناندل۔ملک پور۔باس۔ڈومرخان۔
(طاہر احمد طارق صاحب سرکل انچارج جیند)

تامل ناڈو: کڈلور (مکرم اے پی اے طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ)

ترور (صدر صاحب جماعت احمدیہ)

انڈیمان: انڈیمان (شیخ طیب احمد صاحب مبلغ سلسلہ انڈیمان)

قادیان دارالامان میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

قادیان دارالامان میں رمضان کا چاند نظر آتے ہی حسب سابق رمضان کی روحانی مصروفیات کا آغاز ہوا۔ مرکزی مساجد مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ شہر کی سات دیگر مساجد میں نماز تراویح کا اہتمام تھا۔مسجد ناصر آباد، مسجد دارالانوار، مسجد ننگل، مسجد نور، مسجد بیت الفتوح، مسجد دارالبرکات، مسجد کاہلواں۔ان مساجد میں درج ذیل **۱۸ حفاظ کرام** نے نماز تراویح پڑھائی۔مکرم قاری نواب احمد صاحب، مکرم مولوی اسلم احمد صاحب۔مکرم مولوی مخدوم شریف صاحب، مکرم حافظ شریف الحسن صاحب، مکرم ظفر اقبال صاحب، مکرم حافظ ریحان احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم نقیب الامین صاحب، مکرم مولوی حافظ اکبر صاحب، مکرم تنویر الحق، مکرم مجید عالم، مکرم عاقب اللہ شریف، مکرم نعیم احمد پاشا، مکرم عمیر عباس، طلباء جامعہ احمدیہ۔عزیز مدثر احمد، عزیز ملک چند، عزیز مصباح الدین، عزیز عبدالباسط، عزیز رفیق احمد، عزیز نقیب الدین، وطلباء حافظ کلاس جامعہ احمدیہ قادیان۔بعد نماز عصر سے شام چھ بجے تک مسجد اقصیٰ سے درس القرآن کا انتظام تھا جبکہ مستورات کیلئے مسجد مبارک میں سننے کا انتظام تھا۔

جن علماء کرام نے درس دیا ان کے اسماء درج ذیل ہیں: مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان۔مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد ناظم دارالقضاء قادیان، مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری ، مکرم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ، مکرم مولوی باسط رسول صاحب ڈار، مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب لون، مکرم مولوی مظہر احمد صاحب وسیم اساتذہ جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم مولانا کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشاد وقفِ جدید، مکرم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب ایڈیٹر ہفت روزہ بدر، مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم مولوی عطاء الٰہی احسن غوری صاحب، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مالاباری۔علماء کرام نے قرآن مجید کے بعض حصوں کا ترجمہ اور تفسیر پیش کر کے قرآن مجید کی حسین تعلیمات کو اُجاگر کیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تفاسیر سے سامعین کو روشناس کیا۔درس کے آخری روز محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دُعا کروائی۔

بعد نماز فجر مرکزی مساجد کے علاوہ دیگر مساجد میں بھی درس الحدیث دیا جاتا رہا۔جن میں رمضان کے مسائل اور دیگر جسمانی۔اخلاقی وروحانی مسائل سے آگاہ کیا جاتا رہا۔رمضان کے آخری عشرہ میں سنت نبوی کے مطابق احباب وخواتین نے اعتکاف بھی کیا چنانچہ درج ذیل مساجد میں درج ذیل ترتیب سے معتکفین بیٹھے۔ مسجد مبارک میں ۲۳، مسجد اقصیٰ میں ۲۵، مسجد دارالانوار میں ۵۴، جبکہ مسجد اقصیٰ میں ہی ۲۳ مستورات نے اعتکاف کرنے کی سعادت پائی۔ہر سال کی طرح امسال بھی اہالیان قادیان اور طلباء جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین قادیان کے علاوہ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے اور بیرون ہند سے بھی آئے، مہمانانِ کرام نے اعتکاف کرنے کی سعادت پائی۔

رمضان کے دوران مرکزی اعلان کے مطابق احباب نے صدقۃ الفطر کی ادائیگی بھی کی۔اس موقع پر غرباء میں نقدی اور جنس کی شکل میں امداد بھی تقسیم کی گئی جبکہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خاص ارشاد کے تحت قادیان کے علاوہ پنجاب۔ ہریانہ۔ ہماچل، اترانچل، یوپی اور دیگر صوبہ جات میں بھی غرباء میں عیدی تقسیم کی گئی۔

قادیان دارالامان میں عیدالفطر کی مبارک تقریب

قادیان دارالامان میں عیدالفطر کی مبارک تقریب ۲۱/ستمبر کو منائی گئی دو روز قبل ہی احمدیہ گراؤنڈ میں شامیانے نصب کئے گئے تھے ٹھیک دس بجے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ آپ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ۱۹۰۳ء کا خطبہ عید پڑھ کر سنایا۔بعد خطبہ عید تمام حاضرین نے گلے مل کر ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی۔

احمدیہ گراؤنڈ میں ہی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے باہر سے آنے والے مہمانوں کی خدمت میں پلاؤ اور زردہ پیش کیا گیا اس میں تین ہزار سے زائد احمدی وغیر احمدی مہمان شریک ہوئے۔

شہر کے غیر مسلم معززین بھی اس موقع پر مبارکباد دینے کیلئے تشریف لائے تھے جن میں جناب سردار پرتاپ سنگھ باجوہ ممبر آف پارلیمنٹ۔پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان نے اس پروگرام کی بھرپور کوریج کی۔سرائے طاہر میں خصوصی تقریب:۔عید کے اگلے روز محترم اجے ماکھن صاحب منسٹر آف سٹیٹ فار ہوم آفیئرز، جناب پرتاپ سنگھ باجوہ ممبر آف پارلیمنٹ کے ہمراہ تشریف لائے۔جن کے اعزاز میں سرائے طاہر میں ایک تقریب منعقد کی گئی اس موقع پر بھی کثیر تعداد میں احمدی غیر احمدی معززین اور شہر کے سرکردہ غیر مسلم بھائیوں نے شرکت کی۔جماعت احمدیہ کی طرف سے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی سرگردگی میں ناظر صاحبان۔وکلاء اور افسران صیغہ جات نے معززین کو خوش آمدید کہا۔معزز مہمانوں نے اس موقع پر جماعت احمدیہ کی رواداری اور محبت کے جذبہ کی تعریف کرتے ہوئے ملک وقوم کیلئے جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کیا اس اعزازی تقریب کو بھی پریس اور میڈیا نے مقامی اخبارات میں نمایاں کوریج دی۔ **(ادارہ)**

بقیہ: مضمون از صفحہ 8

لے۔جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا اُسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کیلئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔“

(بدر 4 جنوری 1954ء)

(۲) بمطابق ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نومبائعین کے دلوں میں بھی یہ احساس جاگزیں کیا جائے کہ تم تک احمدیت کا پیغام تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے والوں ہی کی بدولت پہنچا ہے اس لئے اب تم بھی اس جہاد کبیر میں حصہ دار بن کر اس پیغام کو آگے پہنچانے والے بنو۔

(خطبہ جمعہ 5 نومبر 2004ء)

(۳) تحریک جدید کے دور اوّل کے مرحوم مجاہدین کے ورثاء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہٗ اللہ کے اس ارشاد سے آگاہ کیا جائے کہ:-

”دفتر اوّل اور دفتر دوم کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے اور ان کی اولادیں ان کی طرف سے چندہ ادا کرتی رہیں۔“

(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 255-256)

(۴) سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے درج ذیل ارشادات کے مطابق جماعت کے ہر برسر روزگار فرد کو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں معیاری قربانی پیش کرنے کی موثر رنگ میں تحریک کی جائے کہ:-

”اگر کوئی شخص ایک ماہ کی نصف دیتا ہے۔مثلاً اس کی ایک سو روپئے آمد ہے تو وہ پچاس روپئے لکھوائے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے۔اور اگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو لکھوا دیتا ہے تو ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اُٹھا کر قربانی کی ہے۔“ (خطبہ جمعہ 4 دسمبر 1953ء)

نیز فرمایا:-

”دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔“

(سبیل الرشاد صفحہ 210)

(۵) جملہ ذونل و جماعتی سیکریٹریان تحریک جدید کو بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھ کر اپنی ذمہ داریاں پوری دلجمعی اور مستعدی کے ساتھ بجالانے کا پابند کیا جائے کہ:-

”میں ان کارکنوں کو جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ......وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں۔انہیں خدا تعالیٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقعہ عطا کیا ہوا ہے۔کیونکہ وہ اس چندہ میں خود بھی شامل ہوئے اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں۔پس انہیں نہ صرف اپنے چندہ کا ہی ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں سے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے......جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازوں کو اس طرح کھول رکھا ہے تو جو شخص بھی سستی سے کام لیتا ہے اس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے۔“ (المصلح 13 جنوری 1953ء)

امید ہے کہ بحیثیت مرکزی نمائندگان آپ وکالت مال کو ان خطوط پر بھرپور مخلصانہ تعاون دے کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہٗ کی اس عظیم الشان بشارت سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں گے کہ:-

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا! وہ شخص جو میرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما اور آفات اور مصائب سے اُسے محفوظ رکھ۔پس وہ شخص جو اس تحریک میں حصہ لے گا اُسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے بھی حصہ ملے گا اور وہ میرے دعاؤں میں بھی حصہ دار ہو جائے گا۔“

(الفضل 4 دسمبر 1937ء)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے۔آمین ۔برحمتک یاارحم الراحمین۔

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

عالمی بیعت کی نہایت پُرمسرت، ایمان افروز اور مبارک تقریب۔ امسال 111 ممالک کی 366 اقوام سے تعلق رکھنے والے 4 لاکھ 16 ہزار 10 افراد بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے

مکرم نصیر احمد صاحب قمر کی ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انقلاب انگیز لٹریچر‘‘، مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز کی ’’اسلامی سزاؤں کا فلسفہ‘‘، مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب کی ’’قرآن کریم اور اس کا حسن و جمال‘‘ اور مکرم رفیق احمد صاحب حیات کی ’’غیر مسلم حکومت میں مسلمانوں کا فرض‘‘ کے موضوع پر ٹھوس علمی تقاریر

مختلف مہمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین۔ برطانیہ کی کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر، دفتر خارجہ کے منسٹر اور گھانا کے صدر مملکت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد پر نیک خواہشات کے پیغامات۔

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر تیسرے روز کی صبح کے اجلاس اور بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

تیسرے روز صبح کے اجلاس کی کارروائی

مورخہ 26/جولائی بروز اتوار جلسہ کا تیسرا روز تھا۔ صبح ٹھیک دس بجے کارروائی کا آغاز مکرم ڈاکٹر عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت و مشنری انچارج گھانا (مغربی افریقہ) کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا ترجمہ مکرم حافظ فضل ربی صاحب استاذ جامعہ احمدیہ یوکے نے پیش کیا۔ آپ نے سورۃ العلق آیت 1 تا 15 کی تلاوت کی جس کا آغاز اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ...... (سورۃ العلق) کے بابرکت الفاظ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد مکرم توفیق احمد صاحب از کینیڈا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام ؎

’’تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے ۔۔۔ کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ اس کے بعد علماء سلسلہ کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

❁......سب سے پہلی تقریر **مکرم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت و ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل لندن** کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ’’**حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انقلاب انگیز لٹریچر**‘‘ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود و مہدی معہود کے متعلق خبر دی تھی کہ جب وہ آئے گا تو صلیب توڑے گا، خنزیروں کو قتل کرے گا اور جس کافر تک اس کے دم کی ہوا پہنچے گی وہ مر جائے گا اور یہ کہ وہ لوگوں میں مال تقسیم کرے گا۔ ظاہر پرست مُلّاؤں نے ان پیش خبریوں کو ظاہر پر محمول کیا جبکہ یہ نہایت پُرحکمت روحانی استعارات تھے۔ مقرر موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ اس سے مراد یہ تھی کہ مسیح موعود صلیبی مذہب کی شان و شوکت کو کچل ڈالے گا اور ان لوگوں پر جن میں خنزیروں کی بے حیائی اور نجاست خوری ہے دلائل قاطعہ کا ہتھیار چلا کر ان سب کا کام تمام کرے گا اور مسلمانوں کے روحانی افلاس اور باطنی ناداری کو دور فرما کر جواہرات علوم و معارف و حقائق قرآنی سے ان کو مالا مال کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ تمام کام نہایت شان سے ظاہر ہوئے۔ آپ کی کتب قرآن شریف کے عجائب و اسرار اور نکات سے پُر ہیں۔ آپ نے بڑے زبردست دلائل کے ساتھ صلیبی خیالات کو پاش پاش کر دیا۔ آپ نے بتایا کہ وہ لعنتی موت جو نعوذ باللہ حضرت مسیح کی طرف منسوب کی جاتی ہے جس پر تمام مدار صلیبی نجات کا ہے وہ کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔

مولانا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالہ سے بتایا کہ آپ نے مذہبی جنگوں کے فیصلہ کے لئے معیار قائم فرمائے اور بتایا کہ سچے اور زندہ مذہب کے لئے ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدائی مُہر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ سچے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے۔ زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ سے زندہ خدا ملے۔

مقرر موصوف نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے انقلاب انگیز لٹریچر میں امن عالم کے لئے محکم اصول بیان فرمائے جن میں سے یہ بھی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنے اصلیت کی رو سے جھوٹا نہیں اور یہ کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی۔

مولانا صاحب موصوف نے احمدیت کے مخالفوں کے حوالہ سے بتایا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کی انقلاب انگیزی کا اعتراف کیا ہے اور اسے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ابوالکلام آزاد اور مرزا حیرت دہلوی کے اقتباس پڑھ کر سنائے۔ مقرر موصوف نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 88 سے زائد تالیفات ہیں۔ بیسیوں مضامین، 300 اشتہارات، 700 مکتوبات اور ملفوظات کی جلدیں اس کے علاوہ ہیں۔ مقرر موصوف نے بتایا کہ بہت سے مخالفین اور معاندین جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے صفحوں کے صفحے اپنی کتب میں درج کئے ہیں اور یہ نہیں بتایا کہ یہ تحریرات انہوں نے کہاں سے لی ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب ’’احکام اسلام عقل کی نظر میں‘‘ اور پیر کرم شاہ کے رسالہ ضیائے حرم اور بعض دیگر کا خصوصیت سے ذکر کیا۔

مکرم مولانا صاحب نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انقلاب انگیز لٹریچر کی ایک زندہ مثال آپ کی قائم کردہ جماعت بھی ہے۔ آپ کے قلم نے محبت الٰہی اور دین کی غیرت رکھنے والے فدائیوں کا ایک گروہ ہی تیار نہیں کیا بلکہ ایک عظیم منتظم کی طرح جماعت احمدیہ کے تمام تربیتی، تبلیغی اور انتظامی ڈھانچے کی تشکیل بھی کی ہے اور آج جماعت کا کوئی ادارہ یا منصوبہ ایسا نہیں جس کی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ کے قلم سے نہ رکھی گئی ہو۔

آپؑ نے فتح اسلام میں کارخانہ احمدیت کی پانچ شاخیں بیان کیں جن میں سے ایک لنگر خانہ کا نظام بھی ہے۔ آج اس کی سینکڑوں شاخیں دنیا بھر میں پاکیزہ نان مہیا کر رہی ہیں۔ آپ نے سلسلہ بیعت کا آغاز فرمایا جو آج عالمی بیعت کی شکل میں گلشن احمدیت کی بہار بن چکا ہے۔ حضور علیہ السلام کی کتاب ’الوصیت‘ نے دنیا کو بہشتی مقبرہ کا نظام اور خلافت جیسا دائمی انعام عطا فرمایا۔ صدر انجمن احمدیہ کے ذریعہ تمام احمدیوں کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ حضور کی کتاب آسمانی فیصلہ نے جلسہ سالانہ اور مشاورت کا پاکیزہ سلسلہ جاری کیا۔ حضور کی متعدد کتب میں مالی قربانی، اشاعت قرآن، اسلامی لٹریچر کی اشاعت اور تعمیر مساجد کے پُرزور پیغام بھی ہیں۔ اس لٹریچر میں دعوت الی اللہ، وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ کی بنیادیں رکھی گئیں۔ جدید علوم کی تحصیل کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضور نے تعلیم الاسلام اسکول اور تعلیم الاسلام کالج قائم کیا اور آج ساری دنیا میں ان کے اظلال علم کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ خدمت خلق کی طرف آپ نے اس شان سے راغب کیا کہ آج دنیا میں جماعت احمدیہ ہمدردی اور ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کے تاج سے پہچانی جاتی ہے۔ آج دنیا میں خلافت احمدیہ کے ذریعہ توحید باری کے قیام، خدمت نوع انسان اور وحدت اقوام کا جو سلسلہ جاری ہے اس کا سہرا حضرت مسیح موعودؑ کے انقلاب انگیز لٹریچر کے سر ہے۔ حضور علیہ السلام کے اس لٹریچر میں ایک بڑا حصّہ خدائی کلام اور علم غیب کی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ اسی لٹریچر میں ایم ٹی اے کی پیشگوئی بھی ہے اور صلحاء عرب اور ابدال شام کی دعاؤں کا بھی تذکرہ ہے۔ اور اسلام کا آفتاب مغرب سے طلوع ہونے کی بھی پیشگوئی ہے۔

مقرر موصوف نے بتایا کہ ہدایت کا آفتاب پوری تابانی کے ساتھ تمام عالم میں اپنی روشنی بکھیر رہا ہے لیکن کچھ ایسے شب پرست، پروردۂ شب بھی ہیں اور انہیں روشنی سے کچھ ایسا بغض اور نفرت ہے کہ وہ وادیٔ ظلمت کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ ان کے اندھیرے نہایت گہرے اور مہیب سے مہیب تر ہوتے جا رہے ہیں لیکن وہ اس آواز پر کان دھرنے کے لئے آمادہ نہیں جو انہیں بلا رہی ہے کہ آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں کی پھونکوں سے اس آسمانی نور کو بجھا دیں اور کذب و افتراء کی دلآزار مہمات اور سلطنت کے زور پر آسمانی چشمہ کو بند کر دیں۔

مکرم مولانا صاحب نے کہا کہ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا اور اس سلسلہ میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک پُرشوکت اقتباس پڑھ کر سنایا جو عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے اور جس میں آپؑ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کے عجائبات کو ظاہر کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اب نیم مُلّاں دشمن اسلام اس ارادہ کو روک نہیں سکتے۔ اگر اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے تو ہلاک کئے جائیں گے اور قہری طمانچہ حضرت قہار کا ایسا لگے گا کہ خاک میں مل جائیں گے۔

اپنی تقریر کے آخر پر مقرر موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے جن میں آپ نے احباب جماعت کو حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی خزائن کا مطالعہ کرکے ان سے اپنے سینوں اور ذہن کو روشن کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

❁......جلسہ کی دوسری تقریر **مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز سیکرٹری امور خارجہ یوکے** کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ’’**اسلام میں سزاؤں کا فلسفہ**‘‘۔ آپ کی تقریر انگریزی میں تھی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے تقریر کے آغاز میں کہا کہ آج کل گھناؤنے جرائم کے نتیجہ میں دنیا ایک مصیبت میں مبتلا ہے۔ یہ جرائم نہ صرف دنیا کے امن اور انسانی وقار کو مجروح کرتے ہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں زندگیاں ان کے نتیجہ میں برباد اور ضائع ہوتی ہیں اور آج دنیا کے لئے ان جرائم پر قابو پانا ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے اسلام میں سزاؤں کے فلسفے پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا کہ اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے یہ ان گھناؤنے جرائم سے نمٹنے کے لئے ایک جامع نظام پیش کرتا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ جہاں تک اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جرائم کا تعلق ہے مثلاً شرک اور توہین رسالت وغیرہ تو ان جرائم کی نزاکت کی وجہ سے ان کی سزا کا حق صرف اللہ کو ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وہ قیامت کے دن خود ان کو سزا دے گا۔

اسلام صرف اُن جرائم کی سزا دینے کا حق اور حکم دیتا ہے جو انسانی حقوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ترقی یافتہ معاشرے میں سزاؤں کے بارہ میں دو اصول ہیں۔ ایک مزاحمتی یعنی Utilitarian اور دوسرا Retributive یعنی انتقامی۔ پہلے اصول کے تحت سزا اس لئے دی جاتی ہے تا دوسروں کے لئے عبرت کا باعث ہو۔ اور جرم کو مزید پھیلنے سے روکے۔ جبکہ انتقامی فلسفہ کے تحت جرم کے برابر سزا دینا ہے تا تمام سوسائٹی کے لئے نمونہ ہو اور اس میں کھلی مذمت کا اصلاح میں بڑا عمل دخل ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اسلام میں سزا کے لئے رہنمائی سب سے پہلے قرآن کریم اور پھر حدیث سے لینے کا حکم ہے لیکن اگر یہ دونوں میسر نہ ہوں تو عقل وفہم سے انصاف کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جرم کے برابر سزا دینے کا حکم ہے اور ظالمانہ سزا یعنی "Rigid Punshment" کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اسلامی فلسفہ کے مطابق جرم کی سزا اصلاح نفس پر زور دیتی ہے نہ کہ انتقام پر۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ قرآن کریم چار جرائم یعنی زنا، بہتان تراشی، قتل اور چوری سے متعلق خاص ہدایات دیتا ہے کیونکہ دراصل یہی چار جرائم ہیں جو زندگی، خاندانی تقدس، جائیداد، عزت اور سماجی نظام کے قیام واستحکام سے تعلق رکھتے ہیں اور معاشرے میں سب سے زیادہ بے سکونی اور تکلیف کا باعث ہیں۔ آپ نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کی روشنی میں ان چاروں جرائم کی سزا پر تفصیلی گفتگو کی۔

ڈاکٹر صاحب نے زنا کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اسلام میں عصمت کی حفاظت پر بہت زور دیا جاتا ہے اور آزاد جنسی تعلقات دراصل معاشرہ میں انتشار کا باعث بنتے ہیں۔ جیسا کہ مغربی معاشرہ میں بڑھتی ہوئی طلاقیں، کمزور خاندانی نظام اور ہیبتناک جنسی بیماریاں جیسا کہ ایڈز (Aids) وغیرہ ہیں ان کی وجہ آزاد جنسی تعلقات ہی ہیں۔

بہتان تراشی اور زنا کے ذکر میں آپ نے بتایا کہ اسلام دونوں جرائم کے گواہوں کے لئے سخت اصول وقواعد پیش کرتا ہے جو کسی اور مذہب میں بیان نہیں کئے گئے۔ گواہوں کی سچائی اور دیانت داری اور بلند کرداری پر اسلام بہت زور دیتا ہے تا ہر معصوم کی عزت کی حفاظت کی جا سکے اور کوئی بے گناہ سزا کا حقدار نہ بن سکے بلکہ جھوٹی گواہی دینے والے اور بہتان تراشی کرنے والے کے لئے بھی سخت سزا مقرر ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے یہ بھی واضح کیا کہ زنا کی سزا قرآن مجید میں کہیں بھی سنگسار کرنا نہیں رکھی گئی بلکہ یہ سزا آنحضور ﷺ کے زمانہ میں جو کچھ یہودیوں کو دی گئی تھی وہ انہیں کی موسوی شریعت کے مطابق تھی اور وہ مسلمان جو آج اس پر عمل کرتے ہیں اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف کرتے ہیں۔

قتل اور چوری کی سزاؤں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ سزا کا تعین کرتے ہوئے مرتبہ اور معاشرتی حیثیت کا کوئی عمل دخل نہیں اور یہ امیر اور غریب اور بڑے اور چھوٹے سب کے لئے برابر ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے آنحضور ﷺ کی زندگی سے کئی مثالیں پیش کیں جن میں آپ نے مکہ کے معزز ترین قبیلہ قریش کی عورت کو بھی وہی سزا دلوائی جس کا اسلام میں حکم تھا باوجود اس کے کہ کچھ لوگوں کی خواہش تھی کہ اس کی سزا میں کمی کر دینی چاہئے کیونکہ وہ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلام میں قتل کی سزا جان کے بدلے جان ہے۔ آپ نے اسلام میں خون بہا (Blood Money) کے فلسفہ پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ چوری کی سزا اسلام میں چور کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم ہے۔ آپ نے کہا کہ وہ لوگ جو قرآنی تعلیم سے واقف نہیں شاید اسے بہت سخت سزا تصور کریں لیکن بعض دفعہ سزا کی سختی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایک مجرم سب کے لئے عبرت کا نمونہ بنے اور تا باقی معاشرہ کو اس جرم کے نتائج سے محفوظ رکھا جا سکے۔ اس کے ثبوت کے طور پر آپ نے بتایا کہ اسلام کے آغاز میں ہاتھ کاٹنے کی صرف چند مثالیں ملتی ہیں لیکن عرب معاشرے میں چوری کے واقعات بھی اسی وجہ سے نہ ہونے کے برابر تھے۔

آخر میں ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ اسلام میں سزا ہمیشہ آخری علاج کے طور پر استعمال کی جاتی ہے اور معافی پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی زیادتی کا شکار ہو تو اسی حد تک اسے بدلہ لینے کا اختیار ہے جس حد تک زیادتی کی گئی ہے نہ کہ انتقام کے جوش میں آکر خود زیادتی کا مرتکب ہو جائے۔ تاہم یہ بہت بہتر ہے کہ ایسے عفو سے کام لے جس کے نتیجہ میں اصلاح ہو۔ لیکن ایسے عفو کی اجازت نہیں جس کے نتیجہ میں مجرم بدی پر زیادہ دلیر ہو جائے بلکہ ایسے عفو کی تلقین ہے جو اصلاح احوال کا موجب ہو۔

آپ نے احمدیوں کو توجہ دلائی کہ آج ہمارے لئے یہ ایک چیلنج ہے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو تمام دنیا تک پہنچائیں اور انہیں بھی اسلام کے جھنڈے تلے لانے والے بنیں۔

مکرم ڈاکٹر ایاز صاحب کی تقریر کے بعد مکرم منصور احمد چوہدری صاحب از یوکے نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی روح پرور نظم ؎

جمال وحسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے   قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

۞ ......اس کے بعد **مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ** نے انگریزی میں تقریر کی جس کا موضوع تھا **"قرآن کریم اور اس کا حسن وجمال"**۔

مولانا اظہر صاحب نے کہا کہ تقریباً ایک سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہوا تو دہلی کے ایک اخبار کرزن گزٹ نے ایک مضمون شائع کیا جس میں لکھا کہ:

"اب مرزائیت کا خاتمہ لازمی ہے کیونکہ انہوں نے ایک ایسے عمر رسیدہ شخص کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا ہے کہ جس کے پاس علم قرآن کے سوا اور کچھ نہیں اور وہ اپنی جماعت کو صرف قرآن ہی پڑھا اور سکھا سکتا ہے"۔

مولانا صاحب نے کہا کہ اس شخص کو قرآن کی طاقت کا علم نہ تھا۔ اسی لئے اس نے یہ غلط اندازہ لگایا تھا۔ آپ نے مختلف احادیث اور واقعات سے یہ ثابت کیا کہ 1400 سال پہلے بھی یہ قرآن کی کا حسن اور تاثیر ہی تھی کہ جس نے بتوں کی پوجا کرنے والوں اور سخت دل لوگوں کی کایا پلٹ دی اور آنحضور ﷺ کو اس کے ذریعہ حضرت عمرؓ، حضرت جبیر بن مطعم وغیرہ مخلص اور جانثار صحابہ عطا ہوئے۔ آپ نے کہا کہ قرآن کریم کی تلاوت میں ایک ایسا اثر ہے کہ یہ دل کی گہرائیوں میں اتر کر انسان کو رام کر ڈالتی ہے اور روحانی تسکین کا موجب بنتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ عرب جو اپنے آپ کو افسانہ گوئی اور شعر وشاعری میں سب سے برتر سمجھتے تھے۔ انہیں میں سے ایک لبیدؓ جو کہ ایک مشہور شاعر تھے نے اپنی زبان سے خود اقرار کیا کہ جب سے انہوں نے قرآنی تعلیمات کو جانا اور پڑھا ہے اور اس کی فصاحت وبلاغت اور حسن سے آگاہ ہوئے ہیں انہوں نے شعر وشاعری کو ترک کر دیا ہے۔ مولانا صاحب نے کہا کہ قرآن مجید کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں کئی کئی مطالب اور پیشگوئیاں پنہاں ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے لفظ "اِقْرَاْ" کی مثال پیش کی کہ صرف اس ایک لفظ کے چار معانی بیان کئے جاتے ہیں یعنی پڑھنا (To Read)، اکٹھا کرنا (To Compile)، دوسروں تک پیغام پہنچانا (To Convey) وغیرہ۔ آپ نے کہا کہ چودہ سو سال پہلے جبکہ قرآن ابھی پتوں، کپڑوں اور درختوں کی چھال پر لکھ کر اکٹھا کیا جاتا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۃ العلق کے ذریعہ یہ پیشگوئی کی کہ قرآن دنیا کے کونے کونے میں پھیلایا جائے گا۔ اور آج کل کی جدید ایجادات مثلاً ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ یہ واقعہ ممکن ہو چکا ہے۔ اس بارہ میں آپ نے جماعت کے نوجوانوں کو نصیحت کی کہ انہیں ان جدید ایجادات سے اس سلسلہ میں بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

مولانا صاحب نے کہا کہ آج مسلمان قرآنی تعلیمات کو بھول چکے ہیں اور اس کے صحیح مطلب ایک بار پھر دنیا پر واضح کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ علیہ السلام کی تحریرات قرآن کریم کی خوبیوں سے بھری پڑی ہیں۔ آپؑ نے بارہا عیسائیوں کو یہ چیلنج دیا کہ وہ انجیل میں سے قرآن جیسی کچھ خوبیاں نکال کر دکھا دیں تو وہ عیسائی مذہب کی فوقیت ماننے کو تیار ہو جائیں گے لیکن کسی نے اس چیلنج کو آج تک قبول نہیں کیا۔ آپؑ نے مزید فرمایا کہ اگر انسان قیامت تک قرآن کے مطالب اور خوبیاں بیان کرتا رہے تو تب بھی یہ ختم نہ ہونے پائیں گی۔

مولانا نے قرآن وحدیث کی روشنی میں قرآن سیکھنے، حفظ کرنے اور باقاعدگی سے پڑھنے اور خوبصورتی سے اس کی تلاوت کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ قرآن مجید کے مختلف ناموں جیسا کہ اَلْکِتٰب۔ اَلنُّور اور نُـوْرٌ عَلٰی نُوْر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج صرف قرآن کریم کا حسن وجمال ہی ہے جو مغربی معاشرے کو تاریکی سے نکال کر روشنی کے سفر پر گامزن کر سکتا ہے۔

قرآن مجید میں موجود مختلف سائنسی پیشگوئیوں کے متعلق بیان کرتے ہوئے مولانا صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بتایا کہ جوں جوں سائنس ترقی کرتی چلی جائے گی اتنی ہی قرآن کی گہرائیاں، خوبیاں اور علم ومعارف انسان پر زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوتی چلی جائیں گی۔ آخر پر آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ جیسا عشق قرآن اور علم قرآن عطا کرے اور ہم سب قرآن کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے والے بنیں۔ آمین۔

۞ ......اس اجلاس کی چوتھی تقریر **مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے** کی تھی۔ آپ کی تقریر انگریزی میں تھی اور اس کا عنوان تھا **"غیر مسلم حکومت میں مسلمانوں کا فرض"**۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

مکرم امیر صاحب نے تقریر کے آغاز میں کہا کہ آج کل کے لحاظ سے یہ موضوع نہایت ضروری اور موزوں ہے کیونکہ آج کل مختلف وجوہات کی وجہ سے جن میں سے ایک مذہبی آزادی حاصل کرنا بھی ہے، بہت سے مسلمان اپنے مسلمان ممالک کو چھوڑ کر غیر مسلم ریاستوں میں آکر بس رہے ہیں اور اس لحاظ سے ان مسلمانوں پر کچھ خاص ذمہ داریاں آپڑتی ہیں اور اس لحاظ سے ان کے خاص مخاطب وہی لوگ ہیں جو کہ غیر مسلم ممالک میں بس رہے ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے ذکر کیا کہ آنحضورؐ کے زمانہ میں بھی مسلمانوں کو مکہ چھوڑ کر دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کرنی پڑی اس لئے اس موضوع سے متعلق ہم قرآن وسنت اور حدیث سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں قرآن وحدیث سے کئی مثالیں پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ ایک مسلمان کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ جس ملک میں بھی رہائش پذیر ہو اس سے وفاداری دکھلائے کیونکہ "وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے"۔

محترم امیر صاحب نے کہا کہ اگر ایک مسلمان یہ محسوس بھی کرے کہ معاشرتی یا مذہبی عقائد میں اس ملک کے قوانین اور اس کے عقائد میں فرق ہے تو پھر بھی اسے یہ حق حاصل نہیں کہ حکومت کے خلاف بغاوت کرے یا معاشرے میں بدامنی پھیلائے۔ بلکہ آج کل کے زمانہ میں انٹرنیٹ (Internet) اور میڈیا (Media) کے ذریعہ قلم کا جہاد کرے اور انصاف کی خاطر ظلم کے خلاف آواز اٹھائے لیکن یہ تمام کام ملکی قوانین کی پابندی میں رہ کر کرے۔ آپ نے کہا کہ احمدی خوش قسمت ہیں کہ ایسے مواقع پر ہمیں خلیفۂ وقت کی رہنمائی حاصل رہتی ہے۔

محترم امیر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالے پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ وقت کے مسیح نے بھی اپنی جماعت کو بار بار اس امر کی تاکید کی ہے کہ وہ حکام کی اطاعت اور ملکی قوانین کی ہر صورت میں پابندی کریں۔ محترم امیر صاحب نے مغربی ممالک کے قوانین کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان میں سے اکثر اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہیں اس لئے ہمیں ایک علیحدہ اسلامی شرعی قانون قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ کوئی معاشرہ بھی سو فیصدی اچھا یا بُرا نہیں ہوتا اور مغربی معاشرہ تو انسانی حقوق کے لحاظ سے بہت سے مسلمان ممالک سے زیادہ بہتر ہے اور ان ممالک کی یہی اچھی عادتیں مثلاً سچائی و دیانت داری کو ہمیں اپنا لینا چاہئے جن کی عموماً مسلمان ممالک میں کمی ہے۔ لیکن ان لوگوں میں جو معاشرتی کمزوریاں ہیں مثلاً جنسی بے راہروی اور کمزور خاندانی نظام وغیرہ ان سے ہمیں بچنا چاہئے۔ آپ نے کہا کہ ایک لحاظ سے ہمیں ان ممالک کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ یہ ہمیں اپنے دین کے مطابق زندگی گزارنے میں مکمل آزادی دیتے ہیں۔ اس معاشرے کی برائیوں سے بچنے سے متعلق آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات پیش کیں جن میں حضور انور جماعت کو توجہ دلاتے ہیں کہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم تقویٰ کے مطابق اپنی اور اپنی اولادوں کی زندگیوں کو ڈھالیں۔ جس میں سب سے زیادہ ضروری پنج وقتہ نماز کی پابندی ہے اور یہ کہ اس سلسلہ میں والدین کو اپنے بچوں کے لئے خود نمونہ بننا چاہئے۔

محترم امیر صاحب نے مختلف احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ذریعہ اسلام میں ہمسایوں کے حقوق کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور نصیحت کی کہ اچھا نمونہ لاکھوں الفاظ سے بڑھ کر ہے اور آج ہم اپنے اچھے نمونے سے ہی ان لوگوں کے دل جیت سکتے ہیں۔ آخر میں امیر صاحب نے کہا کہ اگر ہم قرآن وحدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی دی گئی

ہدایات پرعمل کرتے ہوئے ان غیر مسلم حکومتوں میں زندگی گزاریں تو ایک مثالی، پُرامن اور باہمی رواداری پر مبنی معاشرہ کا قیام عمل میں لاسکتے ہیں۔

عالمگیر بیعت

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز دوپہر ایک بجے عالمگیر بیعت کی تقریب سعید منعقد ہوئی۔ عالمگیر بیعت کا سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1993ء میں شروع فرمایا تھا۔ اس لحاظ سے امسال 17ویں عالمگیر بیعت تھی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری سے قبل حاضرین جلسہ کو ضروری ہدایات دی گئیں اور ایک خاص نظم وضبط سے آئے ہوئے امراء، مبلغین اور مرکز سلسلہ ربوہ و قادیان سے تشریف لانے والے بزرگان سلسلہ تھے۔ ساری جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تمام افراد ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ایک دوسرے سے منسلک تھے۔ اور اس طرح ہر شخص خلیفۂ وقت کے ساتھ ایک رشتہ میں منسلک تھا اور حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی توفیق پا رہا تھا۔ اسی طرح ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدی اپنے پیارے امام سے بیعت کی سعادت حاصل کر رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سبز رنگ کا کوٹ پہن کر تشریف لائے اور بیعت لینے سے پہلے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 4 لاکھ 16 ہزار 10 افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے جن کا تعلق 111 ممالک کی 366 اقوام سے ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے بیعت کے الفاظ دہرائے اور تمام حاضرین نے اپنی اپنی زبان میں وہی الفاظ دہرائے۔ یہ بہت ہی ایمان افروز، رقت آمیز اور دلوں کو سوز وگداز سے لبریز کر دینے والا منظر تھا۔ بیعت کے بعد حضور انور کی اقتداء میں تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا اور آنسوؤں کے ساتھ یہ تقریب مکمل ہوئی۔ بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں اور اس کے بعد وقفہ برائے طعام ہوا۔

تیسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی

تیسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کے باقاعدہ آغاز سے قبل ان مرحومین کے نام احباب کو سنائے گئے جو گزشتہ سال کے دوران وفات پاگئے۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ یہ کارروائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کے مطابق ہر سال ہوتی ہے تاکہ احباب اپنے فوت شدہ بھائیوں کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بعد ازاں کارروائی کا باقاعدہ آغاز مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فضل احمد طاہر صاحب نے کی۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے جلسہ کے خصوصی معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

معزز مہمانوں کی تقاریر

✿...... **کونسلر Nick Draper ڈپٹی میئر آف مرٹن** (Merton) نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا کہ میرے لئے یہ بہت فخر کی بات ہے کہ مَیں یہاں اُس علاقہ کے ڈپٹی میئر کے طور پر آیا ہوں جہاں آپ کی مسجد بیت الفتوح واقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا جماعت سے تعلق دس سال پرانا ہے جبکہ مسجد بیت الفتوح قائم ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ مذہب ہر انسان کا ذاتی معاملہ ہے لیکن مسجد بیت الفتوح نے اپنے ہمسایوں سے اچھے تعلقات کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے جو بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ اسی طرح آج آپ اس جلسہ کے ذریعہ ساری دنیا سے اچھے تعلقات قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں جو بہت قابل تعریف بات ہے۔

✿...... **بیرسٹر ظہور بٹ**، معروف پاکستانی رہنما نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا کہ القاعدہ اور طالبان جس طرح مذہب اسلام کی تشریح پیش کر رہے ہیں اس سے اسلام دنیا میں بدنام ہو رہا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث سے کوئی ایسا اسلام ثابت نہیں اور نہ ایسا اسلام دنیا کو اسلام کی خوبصورت شکل دکھا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح ایک سیکولر حکومت چاہتے تھے جہاں سب کے ساتھ مساوات کا سلوک کیا جائے۔ لیکن بعد میں مذہبی تعصب پر مبنی قوانین بننے شروع ہو گئے جن سے اقلیتوں کو خاص طور پر تکلیف پہنچی۔ 1953ء میں احمدیوں سے ظالمانہ سلوک کیا گیا۔ کیانی رپورٹ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عالم دین مسلمان کی تعریف پیش نہیں کر سکا۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلعم کا نمونہ اور آپ صلعم کی تعلیم کا علم میثاق مدینہ سے ہو سکتا ہے جس میں تمام لوگوں کی جان ومال کی حفاظت کی ضمانت دی گئی تھی۔ ہر شخص کو حق تھا کہ خواہ اپنے مذہب کے مطابق فیصلہ کرائے یا اسلام کے قوانین کے مطابق۔ کسی پر کوئی جبر نہیں تھا۔ انہوں نے جلسہ کے انعقاد پر تمام جماعت کو مبارکباد دی اور شکریہ ادا کیا۔

معزز مہمانوں کے پیغامات

مکرم فرید احمد صاحب ایڈیشنل سیکرٹری امور خارجہ یوکے جماعت نے مکرم امیر صاحب کی اجازت سے چند معزز مہمانوں کے پیغامات سنائے جو کسی مجبوری کی وجہ سے خود شامل نہ ہو سکے لیکن انہوں نے اپنے پیغامات بھجوا کر جماعت سے قریبی تعلق کا اظہار کیا۔

✿...... **لارڈ میلخ براؤن (Lord Malloch Borwn)، دفتر امور خارجہ کے منسٹر** نے اپنے پیغام میں جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور کہا کہ مَیں ذاتی تجربہ سے جانتا ہوں کہ بعض ممالک میں جماعت احمدیہ مشکلات کا سامنا کر رہی ہے لیکن حکومت برطانیہ ہر شخص کے لئے حقوق انسانی کے تحفظ پر یقین رکھتی ہے۔ اور ہر شخص کے لئے مذہبی آزادی کا حق تسلیم کرتی ہے۔ اس لحاظ سے ہم آپ کے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے۔

✿...... برطانیہ کی دوسری بڑی سیاسی پارٹی، **کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر ڈ عزت مآب ڈیوڈ کیمرون (Rt Hon. David Cameron) ممبر آف پارلیمنٹ** کا پیغام طارق احمد بی ٹی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اپنے پیغام میں موصوف نے کہا کہ مَیں ہزاروں شرکاء جلسہ اور MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے دیکھنے والوں کو السلام علیکم پیش کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ غریب ممالک میں سکولوں، ہسپتالوں اور دوسرے طریقوں سے جو انسانیت کی خدمت کر رہی ہے وہ بہت قابل تعریف ہے۔ اسی طرح اس ملک میں مختلف چیریٹیز کے لئے بھی رقم جمع کرتی ہے۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کے افراد مختلف میدانوں میں اس ملک کے عوام کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں نیک خواہشات کے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

✿...... **جمہوریہ گھانا کے صدر مملکت جناب جان آٹا ملز (Prof.John Atta Mills)** کا پیغام مکرم فرید احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ جس میں انہوں نے سب سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ کا اس بات پر تہِ دل سے شکریہ ادا کیا کہ آپ نے جناب صدر کو ان کے انتخاب میں کامیابی پر مبارکباد بھجوائی۔ اسی طرح حضرت امام جماعت کی ان نیک خواہشات اور دعاؤں کا بھی شکریہ ادا کیا جن کا اظہار حضور نے صدر موصوف کے لئے کیا تھا۔ انہوں نے اپنے پیغام میں یہ بھی کہا کہ جماعت احمدیہ کے امیر عبدالوہاب صاحب کی زیر قیادت بہت عظیم خدمت سرانجام دے رہی ہے جس پر وہ بہت خوش ہیں۔

مندرجہ بالا پیغامات کے بعد کچھ اور معزز مہمانوں کو خطاب کے لئے دعوت دی گئی۔

✿...... **برکینا فاسو کے ایک ریجنل گورنر Mr Bambara Eldi** نے فرانسیسی زبان میں حاضرین سے خطاب کیا جس کا ترجمہ مکرم خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ برکینا فاسو نے پیش کیا۔ موصوف نے کہا کہ مَیں اپنے آپ کو اپنے بہت سے پیارے دوستوں میں پاکر دلی خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ اس جلسہ میں سب لوگ رنگ ونسل سے بالا ہو کر شرکت کر رہے ہیں جو اس جلسہ کا خصوصی امتیاز ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ بیس سالوں میں جماعت احمدیہ نے اپنی خدمات اور اپنے نیک نمونہ سے برکینا فاسو کے لوگوں کے دلوں کو جیت لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ دین اور دنیاوی دونوں طرح سے عوام کی خدمت کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ بہت سے غریب لوگوں کو بینائی کا تحفہ ملا ہے جو بہت قابل تعریف ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ گزشتہ دنوں میں ایک سرکاری تقریب میں جماعت احمدیہ کی غیر معمولی خدمات کی وجہ سے صدر مملکت برکینا فاسو نے جماعت احمدیہ کو تمغہ امتیاز پیش کیا ہے جو بہت بڑا اعزاز ہے۔

✿...... **قازقستان کے ایک مسلمان Mr Kenges Kozhakmetilly** نے مقامی زبان میں حاضرین سے خطاب کیا جس کا ترجمہ مکرم خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ برکینا فاسو نے پیش کیا۔ انہوں نے تمام حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا اور کہا کہ مَیں آپ کو قازقستان کے تمام باشندوں کی طرف سے جلسہ کی مبارکباد دیتا ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جلسہ کی تقاریر نے ہمارے اندر ایک نئی روح پھونک دی ہے جس پر ہم آپ کے شکرگزار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس دور میں اگرچہ عالم اسلام میں بڑے بڑے علماء ہیں لیکن جماعت احمدیہ کا مقام بالکل منفرد اور ممتاز ہے کیونکہ آپ لوگوں کو ہر ایک کے ساتھ محبت کی تلقین کرتے ہیں۔ **(باقی آئندہ)**

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

حاصل مطالعہ:

قادیان کا مستقبل اور اہالیان قادیان کی ذمہ داریاں

قادیان کا مستقبل:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:۔

”خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمیں پورا یقین ہے کہ قادیان احمدیہ جماعت کا مقدس مقام اور خدائے واحد لاشریک کا قائم کردہ مرکز ہے۔ وہ ضرور پھر احمدیوں کے قبضہ میں آئے گا اور پھر اس کی گلیوں میں دنیا بھر کے احمدی خدا کی حمد کے ترانے گاتے پھریں گے“ (مکتوبات اصحاب احمد جلد اوّل صفحہ ۴۴ مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب)

قادیان کے احمدیوں کا فرض:

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ”ہم کہتے ہیں کہ قادیان احمدیوں کا مرکز ہے۔ آپ لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہم اس لئے قادیان میں بیٹھے ہیں کہ یہ ہم احمدیوں کا مرکز ہے۔ اب یہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ مرکز کو مرکز کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ مرکز چند مجاوروں کے جمع ہو کر بیٹھ جانے کا نام نہیں۔ مرکز ایک بے انتہا جذبہ کا نام ہے۔ جو اپنے ماحول پر چھا جانے کا ارادہ کر کے کھڑا ہو۔ مرکز کا نام قرآن کریم میں ماں رکھا ہے اور ماں وہی ہوتی ہے جو اپنا خون پلا کر پالتی اور بڑا کرتی اور جوان کرتی ہے۔ پس قادیان مرکز اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی چھاتیوں کا دودھ تمام طالبانِ صداقت کو پیش کرے، اُن کو پالے اور ان کی پرورش کرے اور اُن کو پروان چڑھائے“

(تاریخ احمدیت جلد ۳ (قدیم) صفحہ ۸۸۔۸۹ بحوالہ مکتوبات اصحاب احمد جلد اوّل)

مرسلہ: امۃ السلام طاہرہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور کرناٹک۔

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

صیت نمبر:18470 مَیں محمد بلات حسین ولد مکرم عبدالحسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2007ئساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم ابوبکر　　العبد: محمد بلات حسین　　گواہ : ملک محمد مقبول طاہر

وصیت نمبر:18471 مَیں سید جان پاشاہ ولد مکرم سید کریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ۔ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر　　العبد: سید جان پاشا　　گواہ : قاضی شاھد احمد

وصیت نمبر:18472 مَیں یامین خان ولد مکرم سکریم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 12.4.2003 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر　　العبد: یامین خان　　گواہ : فضل الرحمٰن ظفر

وصیت نمبر:18473 مَیں ممتاز احمد ولد مکرم رتن خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.12.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم ابوبکر　　العبد: ممتاز احمد　　گواہ : محمد اکبر طاہر

وصیت نمبر:18474 مَیں نبی احمد سلمانی ولد مکرم چنا احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.10.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول احمد　　العبد: نبی احمد سلمانی　　گواہ : ایم ابوبکر

وصیت نمبر:18475 مَیں معروف حسین ولد مکرم محمد صادق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم ابوبکر　　العبد: معروف حسین　　گواہ : محمد اکبر طاہر

وصیت نمبر:18476 مَیں نصیب خان ولد مکرم وزیر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 تاریخ بیعت 2000 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ

احمدی بچوں کا ترانہ

هم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھادیں گے　　شیطاں کی حکومت کو دنیا سے مٹادیں گے
ہم مشرق ومغرب میں وحدت کی صدادیں گے　　دنیا کو طریقت کا پھر درس سکھادیں گے
ہر طرف پکاریں گے دنیا میں نذیر آیا　　ہر ایک کو جاجاکر پیغام خدا دیں گے
کہتی ہے غلط دنیا عیسیٰ ہے ابھی زندہ　　برہانِ توفّی کی قرآں سے بتادیں گے
ہم سچے مسلماں ہیں کچھ خوف نہیں ہم کو　　جو بات حقیقت ہے دنیا کو سنادیں گے
نکلیں گے زمانے میں ہم شمع ہدیٰ لے کر　　ظلمات مٹادیں گے نوروں سے بسادیں گے
بچہ نہ ہمیں سمجھو، جانباز مجاہد ہیں　　اسلام کی خاطر ہم جانیں بھی گنوادیں گے

اے شاد گماں مت کر کمزور نہیں ہیں ہم
جب وقت پڑا اپنی جانیں بھی لڑا دیں گے

(ایم عبدالمنان شاؔد مرحوم)

ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد مقبول طاہر　　العبد: نصیب خان　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18477 مَیں سرور احمد ولد مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2005ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر　　العبد: سرور احمد　　گواہ : قاضی شاہد احمد

وصیت نمبر:18478 مَیں سید انور ولد مکرم کریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2006ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد مقبول طاہر　　العبد: سید انور　　گواہ : سلطان صلاح الدین کبیر

وصیت نمبر:18479 مَیں سلمان خان ولد مکرم شابن خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: سلمان خان　　گواہ : ایم ابوبکر

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
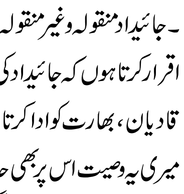
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

"اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں"

بقیہ: خطبہ عید الفطر از صفحہ اوّل

ہے تو ہمارے لئے ہر دن رمضان میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے چڑھا تھا عید کا دن تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله پس سچی توبہ اپنے آپ کو اللہ کی رضا کے حصول کیلئے بیچ ڈالنے سے حاصل ہوتی ہے۔ جو لوگ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوشاں رہتے ہیں تو حقیقی عید ان ہی کی عید ہے کیونکہ حقیقی عید حقوق کی ادائیگی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں جو اس جذبے سے قربانیاں دیتے ہیں اور وہ قربانیاں اس لئے دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں حاصل ہو جائے۔

فرمایا: ہماری عید کی خوشی کا اظہار غریبوں اور یتیموں کا خیال رکھنے سے ہونا چاہئے اور دنیا میں احمدیوں کو غریبوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے آگے آنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اللہ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں وہ خدا کے بندوں کے ساتھ ملاطفت اور نرمی سے پیش آتے ہیں۔ اور یہی چیز ان کو حیات طیبہ کا وارث بناتی ہے۔

فرمایا: رمضان میں مجھے بہت سے خطوط آتے ہیں کہ دعا کریں کہ رمضان کی پاک تبدیلیاں حاصل ہوں۔ اس کے لئے ہمیں رمضان کے اس درس کو یاد رکھنا چاہئے جو ہمیں اطاعت کی شکل میں سکھایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں۔ وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے ایسا ہی وہ شخص جو روحانی حالت کے مرتبہ تک پہنچ گیا ہے۔ خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان کو بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے اور اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھتا ہے جو طاعتِ خالق اور خدمت مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے اور پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں ایسے ذوق وشوق و حضور دل سے بجالاتا ہے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے محبوب حقیقی کو دیکھ رہا ہے اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو جاتا ہے اور تمام لذت اس کی فرماں برداری میں ٹھہر جاتی ہے اور تمام اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگتے ہیں۔ یہی وہ نقد بہشت ہے جو روحانی انسان کو ملتا ہے اور وہ بہشت جو آئندہ ملے گا وہ درحقیقت اسی کی اظلال و آثار ہے جس کو دوسرے عالم میں قدرت خداوندی جسمانی طور پر متمثل کر کے دکھلائے گی۔

اللہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم حقیقی لذتوں سے فیض پانے والے ہوں جو اللہ نے بتائی ہیں فرمانبرداری کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والے ہوں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ عید الفطر کے آخر میں فرمایا کہ میں تمام دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں فرمایا: بعض جگہ ایسے بھی احمدی ہیں جنہوں نے چھپ کر عید منائی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ فرمایا: اسیرانِ راہ مولیٰ اور شہدائے احمدیت اور ان کے خاندانوں کیلئے دعائیں کریں۔ اسی طرح مالی قربانی کرنے والوں اور بیماروں، ضرورتمندوں اور مصیبت زدوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ☆☆

اعلان ولادت و درخواست دُعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۹ء بروز جمعرات خاکسار کے بیٹے عزیزم شاہد احمد ندیم بٹ مبلغ سلسلہ البانیہ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ''ہالہ شاہد'' تجویز فرمایا ہے۔ تمام قارئین بدر سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالح اور خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر یک صد روپے۔

(مبارک احمد بٹ ایم اے، کارکن دفتر بدر قادیان)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ: صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

فرمایا کہ وہ مستقل اپنی راتیں خدا کی عبادت میں گذارتے ہیں۔ پس ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ خاص طور پر ان حالات میں جبکہ دنیا کے کئی مسلمان ملکوں میں احمدیوں کیلئے مصائب و مشکلات کا دور ہے نہ صرف اپنی فرض نمازوں کی طرف توجہ دیں بلکہ اپنی راتوں کو نوافل سے سجائیں۔ یہی چیز جماعت کی مشکلات دور کرنے کا باعث بنے گی۔ ہر احمدی جماعتی ترقی کیلئے کم از کم دو نفل اپنے اوپر لازم پکڑلے۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کی دشمنیاں اور مخالفین کی مخالفتیں ہوا میں اڑا دیتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نوافل کے ذریعہ بندہ اپنے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ پس نوافل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے جب اس قرب کو حاصل کیا تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ پس ہم جو یہ خواہش رکھتے ہیں کہ جماعت کی جلد ترقی ہو اور افراد جماعت کی مشکلات و مصائب جلد دور ہوں تو اس کا آسمانی تریاق یہی ہے کہ ہم خدا کے حضور جھکیں۔

چوتھی خصوصیت عباد الرحمٰن کی یہ ہے کہ وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے۔ ہر وقت توبہ و استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اللہ کی پناہ میں رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی چیز جہنم کے عذاب کو ٹالنے کا باعث بنتی ہے۔

پانچویں خصوصیت عباد الرحمٰن کی یہ ہے کہ وہ فضول خرچی نہیں کرتے۔ نہ ذاتی اموال میں نہ جماعتی اموال میں۔ ذاتی فضول خرچی کی مثال جو ہمارے یہاں عام ہوتی جارہی ہے، وہ ہے شادی بیاہ میں ایسی دعوتیں جو دعوت ولیمہ کے علاوہ شادی سے پہلے اور مہندی وغیرہ دیگر رسموں پر کی جاتی ہیں۔ فرمایا: یہ سب فضول خرچیاں ہیں۔ ان پیسوں کو بچا کر غرباء اور مساکین کی شادیوں پر خرچ کرنا چاہئے۔

چھٹی خصوصیت عباد الرحمٰن کی یہ ہے کہ وہ کنجوسی نہیں کرتے یعنی جائز خرچ کرنے سے نہیں رکتے کہ مال جوڑتے چلے جائیں۔ اور نہ اپنی ذات پر خرچ کریں نہ عزیزوں پر اور نہ جماعت کیلئے چندہ دینے پر۔ فرمایا: جو پیسے کو روکتا ہے وہ معاشرے کی ترقی میں روک ڈالتا ہے۔

ساتویں خصوصیت یہ بتائی کہ وہ شرک کے قریب نہیں جاتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے سوائے شرک کے۔ پس عباد الرحمٰن بڑی باریکی سے اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ ان کی کوئی حرکت شرک خفی کا باعث نہ بن جائے۔

آٹھویں خصوصیت عباد الرحمٰن کی یہ ہے کہ وہ کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے اگر جنگیں لڑیں تو وہ دشمن کے حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے اور دشمن کو ظلم سے روکنے کیلئے تھیں اور اس میں بھی یہ کوشش تھی کہ کوئی بچہ عورت، راہب اور پادری وغیرہ قتل نہ کئے جائیں۔

نویں خصوصیت عباد الرحمٰن کی یہ بتائی گئی ہے کہ عباد الرحمٰن زنا کے قریب بھی نہیں جاتے۔ یعنی زنا تو دور کی بات ہے وہ ایسے کاموں کی طرف بھی نہیں جاتے جن سے زنا کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔

دسویں خصوصیت عباد الرحمٰن کی یہ بیان فرمائی کہ وہ نہ جھوٹ بولتے ہیں اور نہ جھوٹی گواہی دیتے ہیں۔ فرمایا: جھوٹ قوموں کی تباہی اور تنزل میں بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ پس احمدیوں کو اپنی گواہیوں اور معاملات میں سو فیصد سچ سے کام لینا چاہئے۔

گیارھویں خصوصیت عباد الرحمٰن کی یہ بیان فرمائی کہ جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں فرمایا آج کل انٹرنیٹ اور مختلف ٹی وی چینلز سب اس زمرہ میں آتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہوئے عہدِ بیعت کو یاد رکھتے ہوئے ان لغویات سے پرہیز کرنا چاہئے۔

بارھویں علامت عباد الرحمٰن کی یہ ہے کہ جب انہیں ان کے رب کی آیات یاد کرائی جاتی ہیں تو وہ ان پر اندھوں اور بہروں کا سا سلوک نہیں کرتے۔ پس ہمیں ہمیشہ قرآن کریم کی نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

تیرھویں خصوصیت عباد الرحمٰن کی یہ بتائی گئی ہے کہ اپنی بیویوں اور اولاد کے لئے دُعائیں کرتے ہیں۔ فرمایا: آئندہ نسلوں کی بقاء کیلئے یہ نہایت اہم نسخہ ہے کہ جہاں اپنی اولاد کی دنیاوی ترقیات کیلئے کوشش کریں وہاں ان کیلئے دُعا کریں۔ صرف دنیاوی ترقی سے اللہ سے متقیوں کے امام ہونے کا اعزاز نہیں ملتا بلکہ اولاد کیلئے روحانی ترقی کی کوشش کرنے سے اعزاز ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم خود کو ان خصوصیات کا حامل بنائیں جو ہمارے عبد الرحمٰن بننے کیلئے ضروری ہیں۔

☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 58 | Thursday | 1st october 2009 | Issue No. 40

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

اگر رمضان کے بعد بھی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے ان راستوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو اس کی جنتوں کے وارث بن جائیں گے اور جب اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوجائے گا تو انشاء اللہ پھر پاک تبدیلیاں ہم میں قائم رہیں گی

پس آج بھی اور آئندہ بھی ہم نے ہر ایک کیلئے چاہے دوست ہو یا دشمن۔ اللہ کا پرتو بننے کی کوشش کرنی ہے اور رحمت کا سلوک کرتے چلے جانا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲۵ ستمبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش فرمایا:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔

ترجمہ:۔ اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ”سلام“

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا۔

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کیلئے راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا۔

ترجمہ: اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے۔ یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔

ترجمہ: یقیناً وہ عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی بہت بُری ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۔

ترجمہ: اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو اِسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اس کے درمیان اعتدال ہوتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا۔

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ نے حرمت بخشی ہو ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا گناہ (کی سزا) پائے گا۔

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا۔

ترجمہ: اس کیلئے قیامت کے دن عذاب بڑھایا جائے گا اور وہ اس میں لمبے عرصے تک ذلیل و خوار حالت میں رہے گا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

ترجمہ: سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی بدیوں کو اللہ خوبیوں میں بدل دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا۔

ترجمہ: اور جو توبہ کرے اور نیک اعمال بجا لائے تو وہی ہے جو اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے رجوع کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا

ترجمہ: اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا۔

ترجمہ: اور وہ لوگ کہ جب انہیں ان کے ربّ کی آیات یاد کروائی جاتی ہیں تو ان پر وہ بہرے اور اندھے ہوکر نہیں گرتے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔

ترجمہ: اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا۔

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اس باعث کہ انہوں نے صبر کیا بالاخانے بطور جزا دیئے جائیں گے اور وہاں ان کا خیر مقدم کیا جائے گا اور سلام پہنچائے جائیں گے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔

ترجمہ: وہ ہمیشہ اُن (جنتوں) میں رہنے والے ہوں گے۔ وہ کیا ہی اچھی ہیں عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی۔

(الفرقان آیت ۶۳ تا ۷۷)

پھر فرمایا: رمضان کے بعد ایسے خطوط مل رہے ہیں جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ رمضان کے مہینے میں ہم نے جو پاک تبدیلیاں حاصل کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دائمی بنادے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے ہی احساسات رمضان کا مقصد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی بعض خصوصیات بتائی ہیں جن پر عمل کر کے انسان فلاح پاسکتا ہے۔ یہ آیات جو میں نے بیان کی ہیں ان میں مومنین کی جن خصوصیات کا ذکر ہے۔ ان میں ان کی ذاتی ذمہ داریاں اور معاشرتی ذمہ داریاں اور خدا کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ اگر ان کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی جنتوں کی خوشخبریاں دیتا ہے۔ پس اگر رمضان کے بعد بھی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے ان راستوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو اس کی جنتوں کے وارث بن جائیں گے۔ اور جب اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوجائے گا تو انشاء اللہ پھر پاک تبدیلیاں ہم میں قائم رہیں گی۔

فرمایا: پہلی خصوصیت رحمان خدا کے بندوں کی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ زمین پر عاجزی اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں اور ہر فیصلہ اعتدال کے ساتھ لیتے ہیں چاہے وہ انفرادی فیصلے ہوں یا جماعتی فیصلے۔ اور اس میں یہ پیشگوئی بھی ہے کہ عبادالرحمٰن کو غلبہ ملے گا اور جب غلبہ ملے گا تو وہ تکبر نہیں کریں گے۔ پرانی رنجشیں نہیں نکالیں گے بلکہ عاجزی اور انکساری سے پیش آئیں گے اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں گے۔

دوسری خصوصیت عبادالرحمٰن کی یہ ہے کہ جب جاہل لوگ بھی ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ ان کو سلامتی کا پیغام دیتے ہیں۔ ایک تو انفرادی طور پر اللہ کے ہر بندے میں یہ خصوصیت ہونی چاہئے کہ لڑائی جھگڑے سے بچتے ہوئے ہر شخص دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے پیش آئے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب تمہیں طاقت حاصل ہو جائے تو اس عاجزی کو یاد رکھنا۔ شیطان تمہارے خلاف مختلف طریقوں سے ایسے محاذ کھڑا کرے گا کہ پھر کہا جائے گا کہ کیسے ظالم لوگ ہیں فرمایا: ایسے بھی اپنے غصہ میں کنٹرول رکھنا ہوگا۔ فرمایا: اس وقت بعض ملکوں میں خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کو تنگ کیا جاتا ہے اور وہ لوگ چاہتے ہیں کہ احمدی قانون کو ہاتھ میں لیں اور پھر قانون کا بہانہ بنا کر احمدیوں پر سختیاں کریں۔ فرمایا: شیطانی تدبیر کا مقابلہ کرو لیکن تشدد کا جواب تشدد سے نہیں دینا۔ فرمایا: ایسے عبادالرحمٰن بننے کی کوشش کریں جو اللہ کی رضا پانے والے ہوں اور جب اللہ تعالیٰ تم کو طاقت دے تو اس وقت دنیا کو بتانا کہ طاقت رکھتے ہوئے بھی دوسروں کے جزبات کا خیال کس طرح رکھا جاتا ہے۔ لہٰذا احمدی بالخصوص پاکستان میں نہایت صبر اور دعاؤں سے حالات کا مقابلہ کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ رحمان کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بُردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں اور تشبّہ باخلاق الرحمٰن کرتے ہیں کیونکہ رحمان بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بے شمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس اِن آیات میں خدائے تعالیٰ نے اچھی طرح کھول دیا کہ رحمان کا لفظ ان معنوں کر کے خدا پر بولا جاتا ہے کہ اس کی رحمتِ وسیع عام طور پر ہر ایک بُرے بھلے پر محیط ہو رہی ہے۔

فرمایا: پس آج بھی اور آئندہ بھی ہم نے ہر ایک کیلئے چاہے دوست ہو یا دشمن۔ اللہ کا پرتَو بننے کی کوشش کرنی ہے اور رحمت کا سلوک کرتے چلے جانا ہے۔

فرمایا: تیسری خصوصیت رحمٰن خدا کے بندوں کی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کی حالت میں راتیں گذارتے ہیں۔ فرمایا گذشتہ دنوں رمضان میں ایک بہت بڑی تعداد نے اس پر عمل کیا تھا لیکن خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ عبادالرحمٰن صرف چند دن عبادت میں گذارتے ہیں بلکہ

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں